فیوضات العرفاء

مختصر حالات

و

شجرۃ الاتقیاء

سلسلہ عالیہ قادریہ قدرتیہ

اشاعت ۔ حسب الحکم

جانشین و سجادہ نشین پیر طریقت حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ

پیر طریقت حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری صاحب قبلہ مدظلہ

مؤلف

صوفی محمد اسماعیل قادری چشتی ملتانی شطاری

حیدرآباد۔

فیوضات العرفاء

مختصر حالات

و

شجرۃ الاتقیاء

سلسلہ عالیہ قادریہ قدرتیہ

اشاعت ۔ حسب الحکم

جانشین وسجادہ نشین پیر طریقت حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ

پیر طریقت حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری صاحب قبلہ مدظلہ

مؤلف

صوفی محمد اسماعیل قادری چشتی ملتانی شطاری

حیدرآباد۔

شجرہ عالیہ قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت ازونیاز سید المرسلین شفیع المذنبین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ

رسول خدا، سرور انبیاء، شافع روز جزاء، صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت رازونیاز امام المشارق والمغارب صاحب المناقب والمراتب

اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امیر المومنین سیدنا امام حسن مجتبیٰ

صلوات الہ علی جدہ وابویہ وعلیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا حسن المثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ الجون رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا داؤد سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام یحیٰی زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام الاولیاء سلطان الاصفیاء غوث الثقلین قطب الاقطاب غوث الاعظم وارث الامم امام الطریقۃ القادریہ غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی شمس العارفین قطب العاشقین میراں محی الدین شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا ابوبکر تاج الدین سید عبدالرزاق حسنی وحسینی قادری قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا عماد الدین حضرت سیدنا ابوصالح نصر قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا شہاب الدین احمد محی الدین ابونصر محمد قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا ظہور الدین ابی سعود محمد صنو احمد قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا میراں سیف الدین ابوالحسن حافظ احسن الدنیا ابوزکریا یحییٰ قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز حاجی الحرمین حضرت سیدنا محمد یوسف البغدادی قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ المعروف قطب دکن (گلبرگہ)

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا یونس شرف جہاں قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (گلبرگہ)

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت میراں سید جمال الدین عبدالرحمٰن اشرف جہانگیر قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ (گلبرگہ)

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت میراں سید یونس ثانی قادری المعروف لُوٹھے پیر قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ (گلبرگہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ شمس بہاء الدین عارف باللہ المعروف شبلی سہاگ قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ (بدر)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ عبدالقادر یوسف ثانی قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ (بدر)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ بدرالدین بدر عالم حبیب اللہ قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ (بدر)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن علی قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ (بیجاپور)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ ابوصالح قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ محمد قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ علی اکبر قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ صالح جنوبی قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ لعل قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ قطب الدین قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ علی حسین قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (حیدرآباد)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ علی بادشاہ قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (حیدرآباد)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ حبیب جیلانی حیدر وصفدر قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (حیدرآباد)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین ثانی قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (حیدرآباد)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید شاہ غلام غوث قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (حیدرآباد)

الٰہی بحرمت راز و نیاز اوتاد زمانی حضرت میراں سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ (حیدرآباد مصری گنج)

الٰہی بحرمت راز و نیاز جمیع حضرات قادریہ وخرقہ خلافتہ الخلفائیہ والاجداد یہ بعجز وانکسار فقیر سید شاہ دستگیر علی قادری حسنی وحسینی عفی اللہ عنہ ذوالمنن۔

ارادت مند سعادت پیوند..................ابن / بنت..............زادالله عشقه وذوقه و حفظ ایمانه .به منازل و مراتبمو صوفین برسان ودریوم النشور بظل لواء الحمد محصور گرداں آمین یارب الغلمین.

اللهم اخلصنامن اهل التقلید و اجعلنا من اهل التحقیقو انتو لی التوفیق، برحمتک یاارحم الرحمین.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

ذکر اسمآء اسید الشیخ

عبدالقادر الجیلانی قدس سره

شیخ مُحی الدین امرُالله

شیخ مُحی الدین فضل الله

او لیاء محی الدین امان الله

مسکین محی الدین نور الله

غوث محی الدین قطب الله

سلطان محی الدین سیف الله

خواجه محی الدین فر مان الله

مخدوم محی الدین برهان الله

درویش محی الدین ایة الله

باد شاه محی الدین غوث الله

فقیر محی الدین مشاهد الله

اللهم ثبت اقد امنا علی هذ الطریقة القادریة

آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وٰ الہ وسلم

میلاد مبارک: ۱۲ربیع النور عام الفیل بروز دوشنبہ

مطابق: ۲۰اپریل ۵۷۱ء

وصال: ۱۲ربیع النور ۱۱ھ م ۶۳۲ء

آقائے دو عالم تاجدار مدینہ خاتم النبیین سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ (۱۲) ربیع النور صبح صادق کے وقت قبل طلوع آفتاب ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرتہ بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ حق تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردہ اٹھادیا یہاں تک کہ مجھے مشارق ومغارب نظر آگئے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ تین علم ہیں ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کے اوپر نصب ہے، اسکے بعد سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وٰ الہ وسلم کی ولادت بابرکت ہوئی آپ کے دونوں انگشت ہائے مسبحہ آسمان کی جانب بلند تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تضرع کی مانند گریہ کناں تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہؓ، والدہ ماجدہ حضرتہ بی بی آمنہؓ اور دادا حضرت عبدالمطلب ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے شب ولادت خانہ کعبہ کو

بوقت نصف شب دیکھا کہ مقام ابراہیم کی جانب سجدہ کی کیفیت میں جھکا ہوا ہے اور اس سے صدائے اللہ اکبر اللہ اکبر آ رہی ہے، بوقت میلاد مبارک ایک بڑا معجزہ یہ تھا کہ کسری کا محل لرزا تھا اور متزلزل ہو گیا، اسکے چودہ (۱۴) کنگورے گر پڑے، دریائے سادہ خشک ہو گیا، اسکا پانی زمین چلا گیا اور نالہ جاری ہو گیا جسے وادی سماوہ کہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی پوری حیات ظاہری معجزات سے پُر ہے بلکہ یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ ہر نبی معجزہ لے کر آئے اور ذات مصطفٰی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم معجزہ بن کر آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع النور ۱۱ھ م ۶۳۲ء بروز دوشنبہ بوقت سحر پردہ فرمائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قثم رضی اللہ عنہ نے قدوم اقدس کی جانب سے سپرد قبر انوار کیا۔ آخر میں حضرت قثم رضی اللہ عنہ قبر انور سے باہر آئے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لبہائے مبارک کو متحرک پاتا تو اپنے کان دہن مبارک کے قریب کیا تو کیا سنتا ہوں کہ رب امتی امتی زبان مبارک پر جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

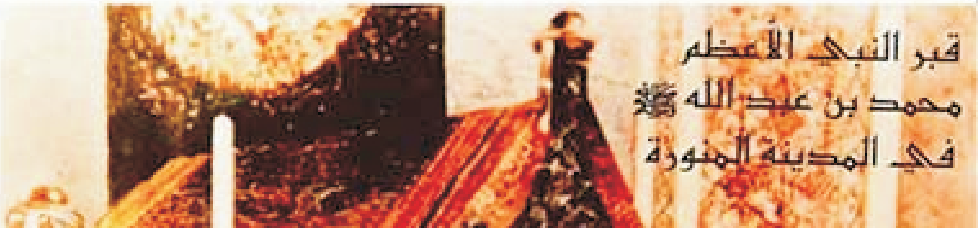

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علی کرم اللہ وجہ رضی اللہ عنہ

ولادت: ۱۳/رجب المرجب ۳۰ عام الفیل ۶۰۰ء

شہادت: ۲۱/رمضان المبارک ۴۰ھ

حضرت علی کرم اللہ وجہ رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ۱۳/رجب عام الفیل کے تیسویں (۳۰) سال ۶۰۰ء میں خانہ کعبہ میں ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ الغالب، شیر خدا، مولائے کائنات، مشکل کشا، خیبر شکن حیدر کرار، امام المشارق والمغارب جیسے مہتم بالشان ناموں سے بھی جانا جاتا ہے، آپؓ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے چچا زاد برادر تھے، حضرت علیؓ کی ولادت پر آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ مسرور ہوئے اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گود لے لیا تھا، اپنے بستر پر آپؓ کو سلاتے، اپنے سینے سے لگاتے، جسم اقدس مس کرتے، اپنی خوشبو سنگھاتے، غذا کو خود چباتے پھر اس کے لقمے حضرت علیؓ کو کھلاتے تھے۔

آپؓ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے متعلق بے شمار فضائل بیان فرمائے، خصوصاً یہ تذکرہ بے موقع نہ ہوگا کہ کہیں آپ نے فرمایا کہ علیؓ مجھ

سے اور میں علیؓ سے ہوں تو کہیں یہ فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازے ہیں، شاہ کونین صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے اپنی سب سے زیادہ چہیتی صاحبزادی شہزادی کونین خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علیؓ کے ساتھ فرمایا۔

روضہ مبارک حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم

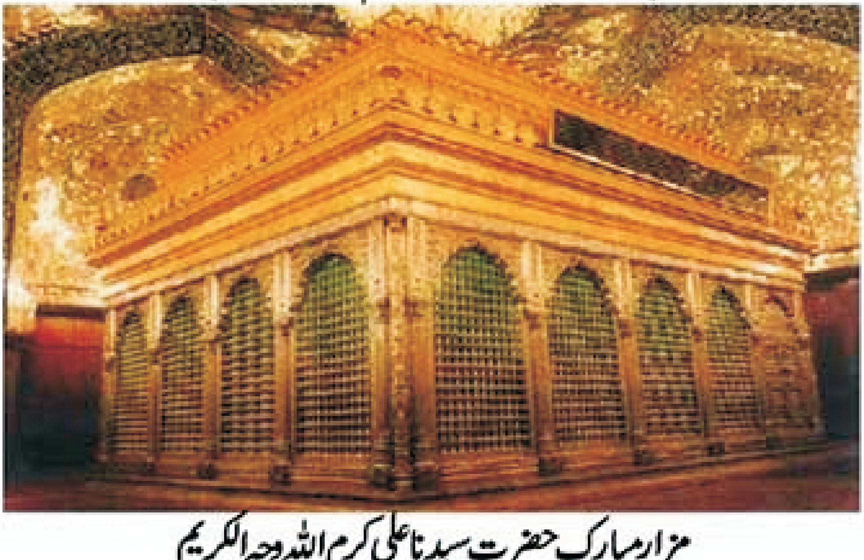

مزار مبارک حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم

صحن مبارک حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

آپؓ بہت زیادہ بہادر اور باہمت تے، آپ چوتھے خلیفۂ راشد تھے۔

آپؓ کو اپنے دورِ خلافت میں بہت زیادہ مسائل و مصائب کا سامنا رہا لیکن آپؓ نے بہت ہی صبر و تحمل اور تدبر کے ساتھ منصب خلافت کو سنبھالا۔ ۱۹ ر رمضان المبارک ۴۰ھ کی صبح بوقت نماز عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی نے زہر آلود تلوار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو زخمی کر دیا اس زخمی حملہ کی وجہ سے ۲۱ ر رمضان المبارک ۴۰ھ بوقت صبح آپؓ کی شہادت ہوئی۔ امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے بعد تجہیز و تکفین بیرون کوفہ نجف میں سپرد لحد کیا، آج بھی لاکھوں زائرین آپؓ کے مبارک روضہ کی زیارت کے ذریعہ فیوضات و برکات حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولائے کائناتؓ کی محبت ہمارے سینوں میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

روضہ مبارک حضرت سیدنا امام حسینؓ

جالی مبارک حضرت سیدنا امام حسینؓ

فیوضات العرفاء

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ

روضہ مبارک حضرت سیدنا امام حسنؓ (قدیم تصویر جنت البقیع)

(1) حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام:

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں، ولادت باسعادت 15 / رمضان المبارک 3ھ بمقام مدینہ منورہ میں ہوئی، اپنے والد ماجد حضرت سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد 40ھ میں مسند خلافت اسلامی پر جلوہ افروز ہوئے، چھ مہینہ تک منصب خلافت کو زینت بخشا، اس مختصر مدت میں خلافت کے فرائض کو نہایت بحسن خوبی، عدل وانصاف سے انجام دیا اور ربیع الاول 41ھ کو حضرت امیر معاویہؓ کو نائب بنا کر خود منصب خلافت سے کنارہ کش ہوگئے اور بقیہ عمر اپنے نانا حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کی خدمت کرنے میں گذاری، آپ کو آپ کی زوجہ جعدہ نے زہرہ دے کر شہید کیا، آپ کا وصال 11 / ربیع الاول 50ھ بمقام مدنیہ منورہ میں ہوا اور آپ کے جسد خاکی کو جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا، وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک 47 / سال تھی۔

حضرت سیدنا امام حسن المثنیٰ رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاجزادے ہیں 29ھ میں مدنیہ منورہ میں آپ کی ولادت ہوئی، آپ 35 سال تک امامت کے فرائض انجام دئے، آپ کا نکاح اپنے چچا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاجزادی بی بی فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا جن کے بطن مبارک سے تین فرزند تولد ہوئے جن کے نام (1) حضرت عبداللہ محض رضی اللہ عنہ (2) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (3) حضرت حسن مثلث رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن اثنیٰ رضی اللہ عنہ 55 برس تک باحیات رہے اور 94ھ میں آپ وصال فرمائے۔

حضرت عبداللہ محض رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت امام حسن المثنیٰؓ کے صاجزدے ہیں واقع کربلا کے ڈیڑھ سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے، آپ کے چھ فرزندان تھے (1) محمد نفس زکیہ (2) ابراہیم (3) حضرت موسیٰ الجون (4) یحیٰ (5) سلیمان (6) ادریس (رضی اللہ عنہم) آپ کا وصال قدس 75ھ میں بسبب عبداللہ دمشقی کے زہر دینے سے ہوئی اور آپ کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں جنت البقع میں ہے۔

حضرت امام موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ:

آپ کی ولادت 4 رمضان المبارک کو ہوئی زوجہ مبارک آپ کی حضرتہ ام کلثوم دختر نیک حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھیں، جب آپ کی عمر شریف پچاس برس دو ماہ سات روز تھی آپ تپ محرقہ کیوجہ وصال کر گئے بعض رواتیوں میں آپکا مزار اقدس جنت البقیع میں لکھا اور سن 185ھ بتایا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کی مرقد شریف جبل ثور میں یعنی ثور کی پہاڑی میں ہے۔

آپ کثیر الاولاد تھے جن میں حضرت سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کے جدامجد حضرت سیدنا امام عبداللہ ثانی المعروف ابی محمد امام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت محمد امام سید امام عبداللہ الحسنی رضی عنہ:

حضرت سیدنا امام عبداللہ الحسنی حضرت سید موسیٰ الجون کے صاجزادے ہیں آپ کی ولادت باسعادت کعبۃ اللہ شریف میں بروز دوشنبہ ماہ ربیع الثانی میں ہوئی تاریخ لطائف قادریہ آپ کی ولادت پندرہ رجب جمعہ کے دن ہوئی اور 36 برس کی عمر میں اتوار کے روز اکیس رجب کو بسبب خلفائے عباسی کیجانب سے زہر خورانی کی وجہ سے آپ کا وصال ہوا۔

ترریخ الحسنیہ میں ہے کہ آپ کی وفات 203ھ میں مامون رشید کے دور خلافت میں ہوئی خلیفہ مامون رشید و خلیفہ حضرت عبداللہ بن سید موسیٰ الجون کو اپنا جانشین وولی عہد بنانا چاہا مگر آپ نے صاف انکار کردیا اور بغداد سے نکل کر ایک چھوٹے دیہات میں جسکا نام بادیہ تھا سکونت اختیار فرمایا اور وہیں وصال فرمایا۔

(6) حضرت ابی الفیض امام سید موسیٰ ثانی الحسنی رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابی الفیض لقب کریم الدین اور اسم مبارک موسیٰ ثانی تھا لطائف قادریہ میں لکھا ہے کہ آپ کو خلیفہ عباسی معتزم باللہ کے دور خلافت میں 256ھ میں شہید کیا گیا، آپ کو جملہ 18 فرزندان تھے جن میں سے گیارہ فرزندان کو کوئی صاحبزادے و صاحبزادی نہیں تھے، اور سات صاحبزادوں سے اولاد کا سلسلہ جاری رہا، جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہے، حضرت ادریس، حضرت یحیٰ، حضرت صالح، حضرت حسن، حضرت علی، حضرت محمد اکبر ابی عبدالرحمٰن، حضرت سید داؤد الامیر رضی اللہ عنہم۔

حضرت ابی عبدالرحمٰن امام سید داؤد الامیر الحسنی رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت سید موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں، آپ کی کنیت ابی عبدلرحمٰن اور لقب ہاشم اور اسم مبارک سید داؤد الامیر تھا، آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور 63 برس کی عمر میں 20/رمضان المبارک کو حالت مرض میں وصال ہوا۔ آپ کا وصال مبارک 230ھ میں دورحکومت خلفیہ متنصر باللہ عباسی کے ہوا آپ کثیر الاولاد تھے، صاحب روضۃ الشہید نے آپ کو ساتویں امام سید داؤد الامیر لکھا ہے۔

(8) حضرت امام سید محمد حسنی بن امام سید داؤد الامیر رضی اللہ عنہ:

آپ کی ولادت روز جمعہ 27 ربیع الثانی بمقام دمشق میں پیدا ہوئے

۴۴ سال تین مہینے کی عمر میں جمعرات کے روز ۱۷ رجب ۲۶۰ھ میں عمر دمشقل نامی مشقی شخص نے زہر دیکر شہید کروادیا، آپ کو دو فرزند (۱) حضرت یحیٰ زاہد (۲) قطب الدین تھے۔

(9) حضرت امام سید یحیٰ زاہد بن امام سید محمد رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام یحیٰ زاہد کنیت ابی نجم لقب محی الدین اور مسلم تھا آپ حنفی مسلک کے مشرب تھے اور وطن کوفہ تھا، آپ ۱۴ شوال کو پیدا ہوئے اور ۱۱ جمادی الاول کو ۵۲ برس میں گرم بیماری کی وجہ سے آپ کا وصال ہوا، اور جیلان میں دفن ہوئے آپ کا سن ولادت ۳۲۶ھ ہے تاریخ الحسنیہ میں آپ کے چار صاجزادے تھے لکھا ہے (۱) حضرت عبداللہ الجیلی (۲) یحیٰ ثانی (۳) محمد (۴) عبدالرشید

(10) حضرت سید عبداللہ الجیلی رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابی یحیٰ لقب عفیف الدین اور اسم گرامی امام سید عبداللہ الجیلی تھا، آپ حنبلی مذہب کے پیرو تھے، جیل میں رہتے تھے مدینہ منورہ

میں تولد ہوے یہی عباس کے خروج کی وجہ موضع جیل میل رہنے لگے، جیل ایک چھوٹا سا دیہات ہے جو بغداد کے قریب دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے، معتبر روایت سے ہے کہ آپ اتوار کے روز یکم ذیقعدہ کو تولد ہوے اور وفات آپ کی ۱۹ ر شعبان ۴۳۵ھ کو بہ حکومت خلفہ مقتدر با اللہ عباسی کے ہوا، مرقد مبارک موضع جیلانی سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا مزار جیل کے پہاڑ پر ہے، آپ کو تین دختران اور ایک فرزند حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۱) حضرت ابی صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابی صالح اور لقب نور الدین اور جنگی دوست تھا، آپ کی ولدہ کا نام ام سلمیٰ بنت محمد بن طلحہ ابن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعلیٰ عنہ تھا، آپ کی پیدائش ۱۵ ر ربیع الثانی کو ہوئی اور وصال اقدس ۱۱ ر ربیع الثانی ایک روایت کے مطابق ۷ ر رجب ۴۸۲ھ کو بمقام جیلان ہوئی اور آپ جیلان ہی میں مدفون ہوے، آپ کو حاکم ایران نے اسود کھجور میں زہر دیا جس کی وجہ سے آپ کا وصال ہوا آپ کو دو صاحبزادے (۱) ابی احمد عبد اللہ (۲) حضرت ابی محمد عبد القادر جیلانیؒ اور دو دختران ام نصیبہ اور ام عائیشہ تھیں۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت ابی صالح موسیٰ جنگی دوست کے صاحبزادے ہیں۔آپ کی ولادت باسعادت بعض مورخین کے نزدیک یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ اور

بعض کہتے ہیں کہ ۱۱ ربیع الثانی ۴۷۱ھ کو بمقام جیلان میں ہوئی آپ کی والدہ کا نام ام الخیر فاطمہ بنت ابی عطاء تھا، حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیر اپنے والد بزرگوار کی طرف سے حسنی سید (سلسلہ پدری اوپر بیان کیا گیا ہے) اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید تھے، والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب اس طرح حضرت بی بی سید فاطمہ بنت ابی عطا سید عبداللہ صومعی بن سید ابو جمال سید محمد بن سید ابی محمود سید طاہر بن ابی عطا سید عبداللہ بن ابی کمال سید عیسیٰ بن ابی علاء الدین سید محمد بن ابی الفضل سید علی العریض بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق بن حضرت سیدنا امام محمد باقر بن حضرت امام سیدنا امام زین العابدین بن سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسن بن حضرت سیدنا امیر المومنین علی بن ابی رضی اللہ عنہم۔

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کا لقب محی الدین تھا یعنی دین کو زندہ کرنے والا۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ غوث الثقلینؒ کی تربیت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا واسطہ تھی لیکن آپ کے پیر خرقہ حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر مخزومی اور پیر صحبت حضرت شیخ حماد دباسؒ تھے۔

حضرت خضرؑ کی بھی صحبت رہی، آپ حنبلی المذہب تھے اور فتوے مطابق مذہب حنبلی و شافعی دیا کرتے تھے آپ فرمائے ہیں کہ اوائل جوانی میں جب میری آنکھوں پر نیند زیادہ غالب تھی تو میں نے آواز سنی کہ آپ اے عبدالقادر میں نے تجھے سونے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے جب میں مدرسہ جایا کرتا تھا تو فرشتوں

کی آواز سنا کرتا تھا کہ اٹھو اور اللہ کے ولی کے لئے جگہ دو، یہ بھی آپ نے فرمایا جب میں جیلان سے بغداد آیا تو میں جوان سوال تھا سن ۴۸۸ھ میں جبکہ آپ کی عمر مبارک ۱۸ رسال کی تھی آپ بغداد میں تشریف لائے اور اس وقت کے شیوخ، آئمہ، بزرگان دین اور محدثین کی خدمت کا قصد فرمایا اول قرآن کریم کو روایت اور تجوید وقراءت کے اسرار ورموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانہ کے بڑے محدثین اور اہل فضل وکمال ومستند علماء کرام سے سماع حدیث فرما کر علوم کی تحصیل فرمائی، آپ تمام اصولی، فروعی، مذہبی اور سالامی، اختلافی علوم میں علمائے بغداد سے ہی نہیں بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے علماء سے سبقت لے گئے اور آپ کو تمام علماء پر فوقیت حاصل ہوگئی اور سب نے آپ کو اپنا مرجع بنالیا۔

مشہور ہے کہ آپ تمام علمائے عراق کے مرجع بلکہ تمام دنیا کہ طالبان علم کے مرکز تھے، بڑے سے بڑے متبحر عالم کو آپ کے خلاف ذرا سا بھی لکھنے یا کہنے کی مجال نہ تھی مشائخ عصر میں سے کسی میں شدت ریاضت میں آپ کی برابری کرنے کی ہمت نہیں تھی، آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ۲۵ ربرس تک دنیا سے قطع تعلق کر کے میں عراق کے صحراوں اور ویرانوں میں اس طرح گشت کرتا رہا کہ نہ میں کسی کو پہنچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی، رجال الغیب اور جنات کی میرے پاس آمدورفت تھی، اور میں انہیں راہ حق کی تعلیم دیا کرتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ۴۰ رسال تک میں نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کی ہے، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشا کے بعد قرآن مجید اس

طرح شروع کرتا کہ ایک پاؤں پر کھڑ ہو جاتا اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑ لیتا، تمام شب اسی حالت میں رہتا حتی کہ صبح کے وقت قرآن مجید ختم کر دیتا، تین دن سے چالیس دن تک بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نہ کھانے پینے کو کچھ ملا نہ سونے کو ملا۔

روایت ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں چار سو اشخاص قلم دوات لیکر بیٹھے اور جو کچھ سنتے اس کو لکھتے رہتے آپ نے فرمایا شروع زمانہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ مجھے وعظ کہنے کا حکم فرما رہے ہیں اور میرے منہ میں انہوں نے اپنا لعاب دہن ڈالا، بس میرے لئے ابواب سخن کھل گئے۔

مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جب وعظ کے لئے منبر پر بیٹھ کر الحمد اللہ کہتے تو روئے زمین کا ہر غائب و حاضر ولی خاموش ہو جاتا اسی وجہ سے آپ یہ کلمہ مکرر کہتے اور درمیان کچھ سکوت فرماتے بس اولیاء اور ملائکہ کا آپ کی مجلس میں ہجوم ہو جاتا، جتنے لوگ آپ کی مجلس میں نظر آتے ان سے کہیں زیادہ ایسے حاضرین ہوتے جو نظر نہیں آتے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ منبر پر تشریف لاتے تو مختلف علوم بیان فرماتے کبھی اثنائے وعظ میں فرماتے کہ قال ختم ہوا، اور اب ہم حال کی طرف مائل ہوئے یہ کہتے ہی لوگوں میں اضطراب وجد اور حال کی کیفیت طاری ہو جاتی کوئی کپڑے پھاڑ جنگل کی راہ لیتا اور کوئی بے ہوش ہو کر اپنی جان دیدیتا، بسا اوقات آپ کی مجلس سے شوق،

ہیبت، تصرف عظمت اور جلال کے باعث کئی کئی جنازے نکلتے۔

مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء انبیاء جو زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اور جو زندہ نہیں تھے وہ اپنی روحوں کے ساتھ موجود ہوتے تھے اسی طرح آپ کی تربیت و تائید کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجلی فرماتے تھے اکثر اوقات حضرت خضرعہ بھی آپ کی مجلس میں آئے اور آپ کی جس ولی سے ملاقات ہو تو وہ اسے آپ کی مجلس میں حاضر باشی کی نصیحت فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو اپنی کامیابی چاہتا ہے اسے اس مجلس میں ہمیشہ رہنا چاہئے۔

روایت ہے کہ حضرت شیخ غوث الاعظمؒ اپنے مرض الموت میں فرماتے تھے کہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی نسبت نہیں میرے اور مخلوق کے درمیان زمین و آسمان کا سا فرق ہے مجھے کسی کو پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرنا، فرماتے تھے کہ میری تخلیق تمام امور سے بالا ہے اور میں لوگوں کی عقل سے ماورا ہوں اے زمین کے مشرق و مغرب کے اور اے آسمان کے رہنے ولوں !حق تعالیٰ فرماتا ہے: وَاَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے میں انہیں سے ہوں جنہیں خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے، میں ان میں سے جنہیں خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے مجھ سے کہا جاتا ہے کہ، اے عبدالقادر میرے اس حق کی جو تجھ پر ہے تجھے قسم ہے ذرا بات تو کرتا کہ سنی جائے، خدا کی قسم جب تک مجھے حکم نہ ہو نہ کچھ کرتا ہوں نہ کچھ کہتا ہوں، آپ فرماتے ہیں مریدی لاتخف اللہ ربی، افعل ماتشاء فالاسم عالی'' (اے میرے مرید مت ڈر کیونکہ اللہ

میرا رب ہے، اور کر جو کچھ تو چاہتا ہے کیونکہ میرا نام بہت بڑا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب بھی اللہ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلہ سے مانگو تا کہ تمہاری مراد پوری ہو اور فرمایا جو کسی مصیبت میں میرے وسیلہ سے امداد چاہے تو اس کی مصیبت دور ہو، اور جو کسی سختی میں میرا نام لیکر پکارے اسے کشادگی حاصل ہو، اور جو میرے وسیلہ سے اللہ کے سامنے اپنی مرادیں پیش کرے تو وہ پوری ہوں گی۔

سلطان الاولیاء آپ فرزند جانشین ائمہ اہل بیت رسول خدا اور سر حلقہ اولیائے کامل تھے اس بناء پر تمام مقامات غوثیت وقطب الاقطاب سے ترقی کر کے مقام محبوبی پر پہنچے، آپ کا ارشاد بھی اسی بناء پر ہے کہ ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا دادا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں یعنی جس مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم اٹھایا میں نے اس مقام پر اپنا دم رکھا بجز مقام نبوت کے کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں یہ کمال مرتبت آپ کو متابعت سرورعالم سے حاصل ہوا۔

دلائل و براہین منقبت سے ثابت ہے کہ آپ کا ارشاد مبارک قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ومتقدمین لہ الاول فی عصرہ ذالک افردتی وقتہ (میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور زمانہ کے ولی اللہ پر متقدمین سے تھے)

حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؒ کی وہ کرمتیں جو ہر وقت ظاہر ہوتی رہتی تھیں ان کا احاطہ وشمار قوت تقریر وتحریر سے باہر ہے اور یقین جانوں کہ

اس میں بناوٹ، مبالغہ، اور مبالغہ آرائی نہیں کیونکہ آپ کی ذات اقدس بچپن اور جوانی سے ہی مظہر کرامات ہے، اور نوے سال تک جو آپ کی عمر مبارک ہے آپ سے ہمیشہ مسلسل کرامتوں کا ظہور ہوا۔

وصال اقدس:

آپ کا وصال مبارک نثر الجواہر فی مناق سید عبدالقادر جیلانیؒ شب شنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو ہوا۔ بعض تذکرہ نگار ۱۱ ربیع الثانی تاریخ وصال بیان کرتے ہیں، بغداد شریف میں آپ کا عرس مبارک ۱۷ ربیع الثانی ہی کو ہوتا ہے۔

اندرون تصویر بارگاہ سیدنا غوث الاعظم پیرانِ پیرؒ

(۱۵) حضرت سید شہاب الدین احمد محی الدین ابو نصر محمدؒ:

آپ حضرت سیدنا عماد الدین ابو صالح نصر قادریؒ کے صاحبزادے تھے اپنے پڑدادا حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیر کے ہم شکل تھے غوث الاعظم کے زمانے میں جو حضرات تھے جنہوں نے حضرت غوث پاکؒ کو دیکھا تھا وہی بزرگوار آپ میں حضرت غوث الاعظمؒ کی شکل دیکھتے، آپ والد بزرگوار کے ہی مرید خلیفہ تھے اور اپنے چچا حضرت سید ابو موسیٰ یحیٰ سے علوم ظاہر و باطن حاصل کیا، آپ ملک عراق کے مفتی تھے جس پر بھی آپ خفا ہو کر کچھ کہہ دیتے تو آپ کی خفگی اس کے لئے باعث رحمت بن جاتی تھی لوگ آپ کو غصہ دلا کر آپ سے سخت سننے کے متمنی رہتے تھے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۲ رشوال ۶۵۵ھ کو بغداد شریف میں ہوا، مزار مبارک آپ کی اپنے پڑدادا حضرت غوث الاعظمؒ کے بازو آپ کے مدرسہ ہی میں واقع ہے، آپ کا وصال کے وقت تاتارخان بن چنگیز خاں ہلاکو کا آخری دور تھا۔

(۱۵) حضرت سید شہاب الدین احمد محی الدین ابو نصر محمدؒ:

آپ حضرت سیدنا عماد الدین ابو صالح نصر قادریؒ کے صاحبزادے تھے اپنے پڑدادا حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیر کے ہم شکل تھے غوث الاعظم کے زمانے میں جو حضرات تھے جنہوں نے حضرت غوث پاکؒ کو دیکھا تھا وہی بزرگوار آپ میں حضرت غوث الاعظمؒ کی شکل دیکھتے، آپ والد بزرگوار کے ہی مرید خلیفہ تھے اور اپنے چچا حضرت سید ابو موسیٰ یحیٰ سے علوم ظاہر و باطن حاصل کیا، آپ ملک عراق کے مفتی تھے جس پر بھی آپ خفا ہو کر کچھ کہہ دیتے تو آپ کی خفگی اس کے لئے باعث رحمت بن جاتی تھی لوگ آپ کو غصہ دلا کر آپ سے سخت سننے کے متمنی رہتے تھے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۲ر شوال ۶۵۵ھ کو بغداد شریف میں ہوا، مزار مبارک آپ کی اپنے پڑدادا حضرت غوث الاعظمؒ کے بازو آپ کے مدرسہ ہی میں واقع ہے، آپ کا وصال کے وقت تاتارخان بن چنگیز خاں ہلاکو کا آخری دور تھا۔

حضرت سید ظہیر الدین ابی سعود محمد صنو احمدؒ:

آپ حضرت احمد محی الدین ابو نصر محمدؒ کے صاحبزادے ہیں آپ کا مولد اور مسکن بغداد تھا، آپ تمام علوم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے مرید وخرقہ خلافت بھی والد ماجد سے ہی ملا، آپ فصاحت اور بلاغت کلام میں مشہور تھے فصحا و بلغاء زمانہ اور فضلائے وقت کو آپ پند و نصیحت فرماتے اور اپنے جد بزرگوار کے مدرسہ باب الازح میں جمعہ کو وعظ فرماتے اور تبلیغی خطبے دیتے تھے آپ کا وصال مبارک ۲۷ ربیع الاول ۶۸۶ھ بوجہ شہادت ہوا مرقد مبارک بعض کے نزدیک شام میں اور بعض یمن میں بتلاتے ہیں۔

حضرت میراں سید سیف الدین ابوالحسن حافظ احسن الدین ابوزکریا یحیٰؒ:

آپ کا نام سید احسن الدین لقب سیف الدین ابو ذکریا یحیٰ تھا، آپ ولادت باسعادت بغداد میں ہوئی اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ علوم ظاہری و باطنی تکمیل فرما کر مرید وخلیفہ اپنے والد ماجد کے ہوئے آپ نجف اشرف لاکر مقیم ہو گئے، آپ حما پہنچے وہاں کے لوگوں کو بڑی مسرت ہوئی اور ساکنان حماہ نے آپ کی ذات مبارک سے فیوضات وبرکات حاصل کئے۔

حضرت شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب درۃ الکاملہ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے قرآن کو دمشق میں حفظ کیا اور دمشق میں ہی علم فقہ کی تکمیل فرمائی حضرت فخر علی بن بخار سے حدیث کی سند حاصل کی بغداد اور اس کے پہاڑوں میں اکثر عالم حدیث چھپے ہوئے رہتے تھے ان سے ملکر حدیثوں کو سنا اور یاد فرمایا۔

آپ کی سخاوت، جود وحشمت اور احسان کے تذکرے مشہور رہیں

غربا ومساکین ویتمی واقرباء کوسونا اور چاندی سے نوازتے تھے، اعتقاد رکھنے والے جوبھی نذرونیاز آپ کے پاس لاتے آپ وہ تمام غریبوں مسکینوں تیموں اور اقرباء میں تقسیم کردیتے، آپ معہ خاندان کے توکل پر بسر اوقات فرماتے تھے، خاندان کے تمام لوگ مناصحت الاسلام والمسلمین میں مشہور رہے تھے، جو کوئی آپ کے خاندان کے کسی فرد سے ملتا توان کی زبان مبارک سے سوائے پند ونصیحت کے دوسری کوئی بات سننے نہیں پاتا۔

آپ قاضی بارزی سے جو اس وقت حماہ مسند شریعت پر متمکن تھے انسے بھی سند حاصل کی شہریار بن ناصر الدین دمشقی لکھتا ہے کہ سیدنا احسن الدین الملقب سیف الدین ابوزکریا یحیٰ نے اپنے آخری ایام میں وصیت کی تھی کہ مجھے قاضی بارزی کی قبرہی میں دفن کرنا، جب وصیت مریدان حضرات نے آپ کو قاضی بارزی کی قبرہی میں دفن کیا جو آج تک باب الناعورہ حماہ میں مشہور ہے، بعض انساب کے تذکروں میں آپ کا مزار نجف میں ہے لکھا ہے۔

اولاد: اللہ تعالٰی نے آپ کو اولاد صالح سے بھی نوازا تھا، آپ کے چار فرزندان تھے۔ (۱) حضرت حاجی الحرمین میراں سید محمد یوسف البغدادی قادری (۲) حضرت سید محمد بغدادی (۳) حضرت سید بہاء الدین نجفیؒ (۴) حضرت سید شمس الدین محمد ثانیؒ۔

حضرت حاجی الحرمین میراں سید محمد یوسف البغدادی قادریؒ کا ذکر ہم آگے کرتے ہیں جو ہمارے سلسلہ طریقت کے بزرگوار ہیں فرزند دوم حضرت سید

محمد بغدادی کی اولاد میں حضرت محمد عبدالقادر گنج سوائیؒ اور حضرت اسمٰعیل قادری نیلوری ہیں اور تیسرے فرزند حضرت سیدنا بہاء الدین قادری نجفیؒ کی اولاد سے حضرت سیدنا شاہ عبداللطیف لااُبالیؒ (کرنول شریف)

غوث دکن

حضرت حافظ وحاجی الحرمین سید محمد یوسف البغدادی ابن حضرت حافظ سید احسن الدین الملقب ابوذکریا یحیٰ کی دکن میں آمد

حضرت حافظ وحاجی سید محمد یوسف البغدادیؒ کی آمد سے سرزمین دکن کا خط فیضان غوثیہ سے جگمگا اٹھا۔ اور فیوض وبرکات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، دکن کے ہر حصے کے طرف بڑھنے لگا۔

آپ اپنے والد حضرت سید احسن الدین قادری نجفیؒ کے جانشین ہونے کے بعد حسب ہدایت ہندوستان کا سفر فرماتے ہوئے آپ نے خطہ دکن میں اپنی سرگرمی کا مرکز گلبرگہ کو قرار دیکر ایک خانقاہ کی سنگ بنیاد رکھی۔

(تاریخ قطاب وتحریرات سید حسن وغیرہ)

حضرت حافظ وحاجی سید محمد یوسف البغدادیؒ بمقام بغداد شریف تولد ہوئے۔ آپ نے ابتداء میں کلام پاک کو حفظ کیا۔ حلب، بغداد، کوفہ، بیت المقدس، دمشق کے علماؤں سے علم سیکھا۔ اپنے والد محترم سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی محدثین سے علم حدیث کی سندیں لیں اور حافظ الحدیث ہوئے۔ پھر آپ نے اپنے والد محترم کے دست مبارک پر بیعت کیا اور علوم باطنی کی تکمیل کے بعد عارف یگانہ ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے دستار خلافت سر پر رکھا۔ خرقۂ قادریہ کے حصول کے بعد والد محترم کے جانشین بنے۔

آپ اپنے تین صاحبزادے (۱) حضرت حافظ سید یونس شرف جہاں قادریؒ (۲) حضرت سید شریف الدین شرف قادریؒ۔ (۳) حضرت حاجی الحرمین سید سیف الدین قادریؒ اور ایک پوتے حضرت حافظ سید عبد الرحمٰن اشرف جہانگیر قادریؒ اور ایک سو فقراؤں کے ساتھ بغداد سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔

آپ سمندر کے راستے بھڑوچ (علاقہ گجرات) پہنچکر وہاں فروکش ہوئے۔ وہاں کا حاکم حاضر ہوا تو اوسکو بادشاہ دہلی ہونے کی خوشخبری دیکر دہلی روانہ ہوئے پھر آپ نے دکن کا رخ کیا (دیوگڑھی) دولت آباد ہوتے ہوئے آپ گلبرگہ تشریف لائے۔ پھر آپ یہیں مقیم ہوگئے۔ گلبرگہ اُس زمانہ میں دیوگڑھی یادولت آباد کا صوبہ تھا۔گلبرگہ کی سرحدیں اسوقت موجودہ گنبدان قطب شاہی قلعہ گولکنڈہ تک پھیلی ہوئی تھیں۔آپ نے گلبرگہ کو اپنا تبلیغی اور تعلیمی مرکز قرار دیا اور خانقاہ قادریہ کی تعمیر کی۔ یہ دکن کی پہلی خانقاہ قادریہ ہے۔گلبرگہ کو آپ نے جو مرکزیت دی ہے اس کی وجہ یوں معلوم ہوتی ہے کہ۔گلبرگہ۔گلبرگہ، مہاراشٹرا، آندھرا، کرناٹک کا سنگم ہے۔یہ تینوں علاقوں کی سرحدیں گلبرگہ کی سرحد سے ملتی ہیں۔اس لئے آپ نے اسکو تعلیمات غوثیہ کی اشاعت کے لئے موزوں پایا۔اور یہاں خانقاہ کے ذریعہ سلسلہ غوثیہ کی ترویج کی۔۔بانی کو جن مشکلات ومصائب کا مقابلہ ہوتا ہے وہ عام آدمی مشکل سے محسوس کرتا ہے۔آپ یہاں تشریف لانے کے سب سے پہلے اپنے فرزندوں اور پوتوں کو مقامی زبانوں سے واقفیت کا حکم فرمایا۔چاروں حضرات بھی عالم وعارف تھے۔بہت آسانی سے مقامی زبانوں کو سیکھا۔پھر انہوں نے تعلیمات غوثیہ کو عام کرنے کے لئے دور، دراز علاقوں کا دورہ فرمانے لگے اوران تعلیمات کو پہنچانے کے لئے سعی بلیغ شروع کی۔جس سے ہزارہا لوگوں نے استفادہ کیا اور فیض یاب ہوئے۔

حضرت حافظ سید محمدؒ یوسف البغدادیؒ۔ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ آپ کی کرامتیں بے حد ہیں۔ آپ کی نظر کیمیا اثر کسی مردہ پر پڑھ جاتی تو مردہ زندہ ہو جاتا تھا۔ لاعلاج مریض آن کی آن میں نظر فرماتے ہی صحت مند ہو جاتے تھے۔ جب آپ گلبرگہ تشریف لائے تو گلبرگہ کے صوبدار کا ایک ہی لڑکا تھا جو جوان تھا۔ اچانک اس کا انتقال ہوا تو لوگ باجتے ہوئے اُس کی لاش مرگھٹ کو لیجا رہے تھے تو آپ نے باجے کی آواز سنی تو فقراؤں سے دریافت کیا یہ کیا بات ہے۔ جب آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا، سردار سے کہو کہ اُس کا لڑکا زندہ ہو جائیگا تو کیا وہ ہمارا مرید ہو۔۔۔۔گا۔ جب سردار سے کہا گیا تو وہ خاموش ہوا لیکن اُس کی بیوی نے کہا میں دل و جان سے حضرت پر اعتقاد لاؤنگی اور حضرت کے سلسلہ میں شرکت کی عزت حاصل کرونگی۔ اپنی بیوی کی گفتگو سن کر سردار بھی راضی ہوا۔ مردہ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے قُم باذن اللہ کہکر

مردہ لڑکے کو زندہ فرمادیا۔ اس کے بعد سردار اُس کی بیوی اور بچہ اور اُس کے احباب تمام کے تمام حضرت پر ایمان لائے اور مرید ہو گئے۔

آپ نے قلعہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ قلعہ گلبرگہ کے راجہ کلی چند مہاراج کا بنایا ہوا ہے۔

غوث دکن حضرت حافظ سید محمدؒ یوسف البغدادیؒ بندگان خدا کو وحدانیت کی تعلیم دیتے تھے اپنے جداعلیٰ کی طرح ہر ایک کی دستگیری فرماتے تھے۔ آپ نہایت خوش اخلاق اور شیریں گفتار اور ملنسار اور عابد وزاہد متقی و پرہیزگار تھے۔ آپ کی زندگی توکل پر تھی۔

آپ رات بھر عبادت کرنے کے بعد کمرہ سے باہر آمد ہوتے تو اہل شہر دعا کے لئے حاضر رہتے تو آپ اُن سب کی درخواستوں کو سماعت فرماتے پھر اُن کے حق میں دعاء خیر فرماتے۔ مراد مند آپ کی دعاؤں کی برکت سے مرادیں پاتے۔ گمراہ آپ کی ہدایت سے راہ راست پر آتے آپ کی ذات بابرکت سے ہزاروں نے فیض پایا۔ آپ کبھی کبھار جب عالم مستی میں کمرۂ عبادت سے باہر ہوتے تو سامنے والے کو گھور کر دیکھتے پھر اُس کے سینے پر ہاتھ مارتے تو وہ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتا۔ پھر اُس کا دل عشق الٰہی سے معمور ہو جاتا۔ اُس کے بعد اُس کا چہرہ چودھویں رات کی چاند کی طرح چمکنے لگتا۔ اور قلب اس کا منور ہو جاتا تھا۔ آپ کے چہرہ مبارک سے انوار کی شعاعیں نکلتی رہتی تھیں۔

ابن رجب حنبلیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت حافظ سید محمدؒ یوسف البغدادی ابن حضرت احسن الدین قادریؒ الملقب ابوذکریا یحییٰ نجفیؒ۔ بیت المقدس کے محدثین سے حدیثوں کی سماعت کی حافظ قرآن و حافظ حدیث ہوئے۔ ایک کثیر جماعت نے آپ سے استفادہ کیا۔

روایت ہے کہ: آپ جب وضو فرماتے تو لوگوں کا اژدہام ہوتا۔ عوام آپکے وضو کے پانی سے فیض حاصل کرتے۔ آپکے وضو کے پانی کو مریضوں اور آسیب زدہ لوگوں کو پلاتے تھے جس کی وجہ وہ سب صحت مند ہو جاتے تھے۔ غوث دکن حضرت حافظ سید محمدؒ یوسف البغدادیؒ کی ذات بابرکت سے دکن کے عوام کو فائدہ کثیر ہوا۔ بمقام گلبرگہ غرہ ذیقعدہ ۵۰۷ھ میں وصال فرمایا۔

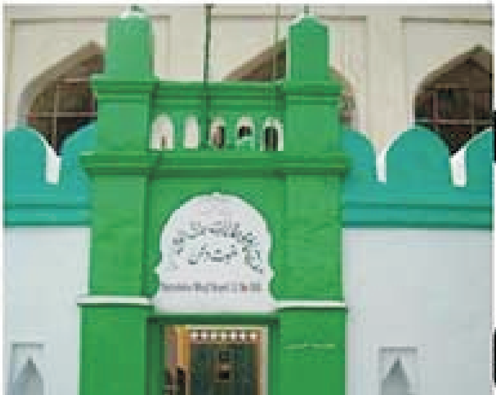

چوکھنڈی و مزار مبارک حضرت غوث دکنؒ

آپ کے تین فرزند تھے۔

(۱) حضرت سید یونس شرف جہاں قادریؒ

(۲) حضرت سید شرف الدین جہاں قادریؒ

(۳) حضرت سید سیف الدین قادری حاجی الحرمین

موخر الذکر دونوں بھائی لاولد تھے۔

حضرت حافظ سید محمد یوسف البغدادی کا نسب نامہ یہ ہے۔

(۱) حضرت حافظ سید محمدؒ یوسف البغدادی قادری گلبرگوی م ۵۰۷ھ

(۲) ابن حضرت حافظ سید احسن الدین قادریؒ الملقب سید سیف الدین ابوذکریا یحییٰ نجحیؒ وصال ۶۹۰ھ

(۳) ابن حافظ سید ابو مسعود ظہیر الدین محمدؒ صنوء احمد قادری الحمدیؒ وصال ۶/ربیع الثانی ۶۸۱ھ

(۴) ابن حضرت حافظ سید ابو محمد احمد ابی نصر محی الدین قادریؒ بغدادی وصال ۱۳/شوال ۶۵۰ھ

(۵) ابن حضرت حافظ سید عماد الدین قادریؒ بغدادی وصال ۶ شوال ۶۳۳ھ

(۶) ابن حضرت حافظ سید تاج الدین عبد الرزاق قادریؒ بغدادی وصال ۶/شوال ۶۰۳ھ

(۷) حضور فیض گنجور حافظ و حاجی الحرمین سیدنا غوث الاعظم دستگیر وصال ۱۷/ربیع الثانی ۵۶۱ھ

مزار مبارک حضرت غوث دکنؒ

حضرت حافظ سید یونس شرف جہاں قادریؒ ابن حضرت حافظ سید محمدؒ یوسف البغدادی گلبرگوی

آپ حضرت حافظ سید محمد یوسف البغدادی گلبرگویؒ کے فرزند اکبر اور آپ کے جانشین ہیں۔ آپ بمقام بغداد شریف تولد ہوئے۔ ابتداء میں آپ نے کلام پاک کو حفظ کیا۔ اس کے بعد علم حدیث وفقہ وادب وغیرہ کی تعلیم علماء بغداد اور والد ماجد سے تکمیل کی۔ علوم باطنی کے حصول کیلئے آپ نے والد ماجد سے بیعت کی اس کی تکمیل کے بعد خرقہ خلافت قادریہ والدمحترم سے حاصل کیا۔ اور آپ کے جانشین ہوئے۔ آپ۔۔۔ اپنے والدمحترم کے ہمراہ بغداد سے ہندوستان تشریف لاکر گلبرگہ میں مقیم ہوئے۔ آپ شب بیدار تھے۔ متقی وپرہیزگار۔۔۔ اور عاشق رسولؐ تھے۔ دن میں روزہ رکھتے اور رات میں عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ ہر رات دو کلام پاک ختم فرماتے۔ آپ نے بغداد شریف میں عقد فرمایا۔ آپکے دو بھائی تھے ایک کا نام حضرت سید شرف الدین شرف جہاںؒ دوسرے کا نام حضرت سید سیف الدین حاجی الحرمینؒ یہ دونوں بھی بڑے عالم اور عارف کامل تھے۔ تینوں بھائی ایک ساتھ کام کرتے تھے سلسلہ غوثیہ قادریہ کو پھیلانے کی انتہائی کوشش فرماتے تھے۔ حضرت سید یونس شرف جہاں قادری کا وصال بمقام گلبرگہ ۶۵ ے ھ میں ہوا۔ آپ کی مزار بمقام مرلی گنبد قریب روضہ شیخ لب سڑک ایک چبوترہ پر ہے جس پر سنگ سیاہ کی تعویذ ہے۔ آپ کے برادر

حقیقی حضرت سید سیف الدین حاجی الحرمین کا انتقال ۷۷۵ھ میں گلبرگہ میں ہوا۔ آپکی مزار محلّہ شاہ بازار عقب مسجد خطیباں ایک چبوترہ پر وقع ہے۔ جس پر سیاہ پتھر کی تعویذ ہے۔ آپ کے تیسرے برادر سید شاہ شرف الدین شرف جہاں قادریؒ کا انتقال ۷۷۰ھ میں گلبرگہ میں ہوا۔ آپ اپنے انتقال سے قبل اپنے فرزند حضرت حافظ سید عبدالرحمٰن اشرف جہاں نگیر قادریؒ گلبرگوی کو اپنا جانشین منتخب فرمایا۔

Hazrat Syed Shah Younus Sharf Jahan Qadri (R.h) Gulbargah

حضرت حافظ سید عبدالرحمٰن اشرف جہانگیر قادریؒ

یہ بمقام بغداد شریف تولد ہوئے ابتداء میں آپ کلام پاک کا حفظ کیا

علماء بغداد اور والد ماجد دادا حضرت (سید محمد یوسف بغدادی) سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی اس کے بعد اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کیا پھر علوم باطنی کو حاصل کیا اس کے بعد خرقۂ خلافت قادریہ کو والد ماجد سے حاصل فرما کر عالم تبحر اور عارف یگانہ ہوئے۔ آپ صاحب کشف وکرامات کثیرہ تھے۔ حضرت حافظ سید محمد یوسف البغدادیؒ گلبرگوی کی خانقاہ کو تعلیم کا بڑا مرکز بنانے کی سعی فرمائی۔ آپ خود بھی درس تدریس کا کام انجام دیتے تھے۔ انسانوں کے ساتھ آپ۔۔۔ جنوں کو بھی درس دیتے تھے، آپ کو مقامی زبانوں سے فہم کے مطابق درس دیتے تھے۔ اگر کوئی سائل آپکے دربار میں حاضر ہوتا تو آپ اس کے سوال سے قبل ہی جواب عنایت فرماتے۔ بہت سے گمراہ راست پر آئے اور ہزاروں لوگ آپکے عقیدت مند بن گئے۔
دکن کے لوگ آپکا بڑا احترام فرماتے تھے۔

آپ کا گذر جب بھی کسی قبرستان پر ہوتا تو آپ اس قبرستان کی کسی قبر پر ٹھیر جاتے کچھ دیر بعد وہاں سے اُٹھ جاتے۔ لوگوں کے دریافت پر ارشاد فرماتے۔ لوگوں اس قبر والے پر عذاب ہو رہا تھا۔ میں اس کی تکلیف دیکھ نہ سکا۔ تخفیف عذاب کے لئے دعا کی اللہ پاک میری دعا سن لیا اور عذاب میں تخفیف فرمایا۔ آپ قلعہ گلبرگہ میں ہی قیام پذیر تھے۔

آپ دور دراز علاقوں تک دورہ فرماتے پھر گلبرگہ لوٹ آتے تھے۔ ایک دن آپ دورے سے لوٹے تھے کہ قلعہ میں رہنے والے کسی آدمی کو سانپ نے کاٹ لیا جب مارگزیدہ آپکے دربار میں لایا گیا تو آپ نے کاٹے ہوئے سانپ کو طلب کیا وہ سانپ حاضرین دربار کے روبرو آیا تو حضرت نے سانپ سے فرمایا اے سانپ تو کس کے حکم سے کاٹا ہے۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ ہمارا یہاں قیام ہے۔ اور قلعہ کے احاطہ میں ہی یہ شخص رہتا ہے۔ تیری سزاء یہی ہے کہ تو اپنا زہر واپس لے۔ وہ سانپ حضور کے حکم کی تعمیل میں کٹے ہوئے مقام کی طرف بڑھا پھر اپنا منہ لگا کر زہر چوسنے لگا۔ اس کے بعد مارگزیدہ (سانپ کاٹا ہوا) اسی وقت صحت یاب ہوگیا اور سانپ مرگیا۔ پھر آپ نے بلند آواز سے وہاں کے سانپوں کو طلب کیا۔ تمام سانپ کافی تعداد میں حاضر ہوئے لوگ ڈر کر دور ہٹ گئے۔

اس کے بعد آپ نے ان سانپوں سے خطاب فرمایا۔ اے جنس سانپ آج سے خبردار ہو جاؤ۔ اس میرے احاطہ میں کبھی بھی کسی کو سانپ نہ کاٹے اگر کاٹے بھی تو اُس کا اثر نہ ہو۔ اسی طرح میری اولاد کو بھی کوئی سانپ نہ کاٹے تمہیں قسم دیجاتی ہے، یہ فرما کر سانپوں کو جانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہو سب سانپ جا چکے تو آپ کو تکلیف نہ پہنچا یگا۔

آج بھی سرکار کی جیتی جاگتی کرامات یہ ہے کہ قلعہ قدیم ہونے کے اعتبار سے اور کھنڈر ہونے کے اعتبار سے کافی بڑے بڑے سانپ وہاں موجود ہیں اسکے بعد بھی کسی گلبرگہ والے نے قلعہ میں سانپ کے کاٹنے یا کسی نے سانپ کاٹنے سے مرنے کی اطلاع نہیں سنی۔

آج بھی یہاں اژدہے ہیں راقم الحروف کو بھی دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن کسی کو کاٹتے ہوئے یا کاٹنے کے بعد مرتے ہوئے نہیں سنا گیا۔

حضرت حافظ سید عبد ارحمٰن اشرف جہانگیر قادریؒ گلبر گوی نے بغداد کا سفر کیا۔۔۔اپنے جد محترم حضور غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہٗ کی زیارت کی اس کے بعد" باب الشیخ "میں مقیم ہوئے۔ وہاں اپنے کف میں عقد کیا زوجہ محترمہ کے ہمراہ گلبرگہ لوٹ آئے۔ آپ کو دو فرزند تھے۔ سید یونس ثانی غریب نواز المعروف پیر لوٹھےؒ دوسرے حضرت سید احمد خلیفۃ الرحمٰن قادری فیروز آبادی آپ کا وصال بتاریخ ۲۶/ ذیقعدہ ۹۰۷ھ بمقام گلبرگہ ہوا۔ آپ کا مزار مسجد قلعہ حشام کے دروازے کے روبرو ایک چوکھنڈی میں ہے۔

مزار مبارک حضرت مولانا سید حافظ محمد عبد الرحمٰن اشرف جہانگیر قادریؒ

حضرت سید یونس ثانی غریب نواز المعروف لوٹھے پیر رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عبدالرحمٰن اشرف جہانگیر قادریؒ

یہ حضرت حافظ سید عبدالرحمٰن اشرف جہانگیر قادریؒ گلبرگوی کے فرزند اکبر ہیں آپکی والدہ ماجدہ بغدادی ہیں۔آپ بمقام گلبرگہ تولد ہوئے۔آپ تعلیم کے لئے بغداد شریف لیگئے۔ وہاں تبحر علماؤں سے حدیث فقہ' ادب پڑھا آپ نے بغداد میں ہی عقد فرمایا پھر گلبرگہ لوٹ آئے۔ آپ والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوکر علوم ظاہری کی تکمیل کی بیعت سے سرفراز ہوکر علوم باطنی حاصل کیا پھر دستار خلافت قادریہ سر پر رکھا۔ اس کے بعد والد بزرگ کے جانشین ہوئے۔ مسند ارشاد پر تشریف رکھنا ہی تھا کہ آپ نے تبلیغ و تدریس کا بازار گرم فرمایا لوگ جوق درجوق آپکے پاس آنے لگے۔آپ نے شمال اور جنوب کی طرف اپنے مبلغین کو دور' دور تک روانہ فرمایا۔آپ خدمت خلق کو عبادت الٰہی تصور فرماتے تھے، غریبوں اور مسکینوں کے لئے حد ہمدرد تھے۔آپ صاحب دل اور

صاحب کشف وکرامات تھے۔ آپ کے کرامات بھی عجیب وغریب تھے مادرزاد اندھا آپ کے ہاتھ پھیرنے ہی سے صحت مند ہو جاتا تھا۔ لنگڑے اور لولھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ اس مقام پر ہاتھ رکھدیتے یا اُس مقام پر دَم فرمادیتے تو فوری وہ تندرست ہو جاتے۔ آپکے کشف و کرامات کا اظہار کسی انسان کی ہدایت کے لئے ہوتا یا اُس کے پریشانیوں کو دور کرنے کا باعث ہوتا۔ آپ کا سلوک غریبوں اور مسکینوں کیلئے بارش کی طرح جاری تھا۔ اسی لئے لوگ آپکو غریب نواز کہکر پکارتے تھے۔ آج بھی کسی کا کولھا سرک جائے موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی اُس کا جڑنا مشکل ہے۔ آپ کے پاس مادرزاد لنگڑے اور لولھے کثرت سے حاضر ہوکر صحت مند ہوتے تھے۔ اسی لئے گلبرگہ کے لوگ آپ کو لولھوں کے پیر یعنے ناقابل علاج لنگڑے اور لولھوں کے اسپیشل معالج کا نام دیا۔ آپ کی درگاہ کو لولھے پیر قبلہ کی درگاہ کے نام سے لوگ یاد کرتے ہیں۔ ایک بات جو قابل ذکر ہے اوسکو نقل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔

آج بھی کسی کا لڑکا یا لڑکی لنگڑے یا لولھے ہوں تو حضرت لولھے پیرؒ کی درگاہ پر جو اندرون قلعہ گلبرگہ واقع ہے وہاں حاضر ہوکر بکرے کی نہاری یعنی سر اور پائے پکائیں اور اس کے ساتھ روٹی بھی۔ اُس کے بعد اُس برتن کو دو آدمی مریض کے سر پر اوپر سے پکڑلیں اور فاتحہ دیں اس کے بعد مریض کے جسم پر وہاں کی عودی یا مٹی مل دیں۔۔۔۔ پھر اس نیاز شریف کو جو کوئی بھی آستانہ عالیہ

پر حاضر ہوا وسکو کھلا دیں کسی کو دعوت نہ دیں (یہاں کی نیاز زادہار نہیں ہے) بلکہ فقد ہے یعنی پہلے نیاز پیش کرے۔اُس کے بعد سوال کرے) اس کے بعد گھر لوٹ آئیں۔انشاءاللہ صحت مند ہوگا۔گلبرگہ کے لوگ خصوصاً یہاں کی عورتیں اس بات سے واقف ہیں۔کیونکہ عورتیں اپنے معصومین کو لیکر خود ہی حاضر ہوتی ہیں۔یہ عمل آج بھی جاری وساری ہے۔راقم الحروف نے اکثر سے اس کا تذکرہ کیا جن لوگوں نے عمل کیا اُن کو کامیاب پایا آج بھی کسی کو منظور ہو تو کر کے دیکھ لے۔بقول مولانا رومؒ

Hazrat Syed Shah younus Sani Lillah Peer (Loolay Peer) Gulbarga

اولیاءراست قدرت ازالہ

حضرت سید یونس ثانی غریب نواز المعروف لوطھے پیرؒ کے نام کے اراضیات انعامی رّدیواڈگی وغیرہ تعلقہ جبورگی میں ہیں اس کے کاغذات ہمارے خاندان میں ہی محفوظ ہیں۔ حضرت پیر لوطھےؒ بڑے مشہور بزرگ ہیں آپ کا انتقال قلعہ گلبرگہ میں ۸۲۰ھ میں ہوا۔آپ کو مسجد قلعہ حشام گلبرگہ کے آگے قاضیوں کے مکانات کے پار ہونے کے بعد دفن کیا گیا۔آپکے مزار کے اطراف سے محراب بنائے گئے ہیں۔ چوکھنڈی کے عقب میں ایک مسجد اور باوٗلی ہے۔ سید شمس بہاوٗالدین عارف باﷲ تولد ہوئے۔

اس خاندان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ہی کفٔ میں یعنی خاندان میں ہی شادیاں کرتے تھے۔دکن میں جب سادات کی کثرت ہوئی تو انہوں نے یہیں شادی' بیاہ کا سلسلہ شروع کیا۔

حضرت سید شمس بہاءالدین عارف باﷲ قادریؒ:

آپ حضرت میراں سید شاہ یونس ثانی قادریؒ لوطھے پیرؒ کے صاحبزادے ہیں، بمقام گلبرگہ تولد ہوئے آپ علوم شریعت وطریقہ میں کامل دسترس رکھتے تھے، اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید خلیفہ تھے، آپ بغداد شریف تشریف لے گئے آپ نے جداعلی حضرت غوث الاعظم کی زیارت بابرکت سے فیضیاب ہوئے۔

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ آپ گلبرگہ ہی میں نشو ونما پائے اور تعلیم و تربیت بھی اس شہر گلبرگہ میں ہوئی یہ وہ زمانہ تھا جبکہ گلبرگہ کے اطراف میں ساداتوں کا قتل عام ہورہا تھا یہ زمانہ سلطان علاء الدین بہمنی کا تھا اور اس کی طرف سے یہاں پر مشیر الملک، دکنی اور نظام الملک غوری سلطنت کے حکمران تھے اور یہ دونوں امراء نے دھوکے سے کئی ہزار سادات جن میں بچے، جوان بوڑھے عورتوں کو شہید کرادیا اس دوران حضرت شمس بہاء الدین عارف باللہ، عورتوں کو مردانہ لباس پہنا کر چھپتے چھپاتے بیدر کی جانب روانہ ہوگئے۔

(محمد آباد) بیدر میں آپ کی شادی حضرت خواجہ ابوالفیض من اللہ حسینی (پوتے حضرت خواجہ بندہ نوازؒ) کی صاحبزادی اور خواجہ محمود گاواں کی نواسی سے ہوئی جنکا نام بی بی نصیبہ عرف بی بی نفیسہ تھا، بیدر آکر آپ نے خانقاہ قادریہ کی بنیاد رکھا اور طالبان حق آپ سے فیض اٹھاتے رہے، آپ اپنےوقت کے قطب زماں اور عارف باللہ تھے۔

آپ کا مزار مبارک بیدر سے شمالی جانب ایک چھوٹی سی پہاڑی موضع ہامنکری میں ایک چبوترے پر واقع ہے حضرت سید شاہ مرتضٰی قادری مصنف معشوق الٰہی نے آپ کا مزار تلگھاٹ دروازہ بیدر کے نیچے حضرت سید شمس الدین عارف باللہ سد سہاگ کو بتلاتے ہیں، ہماری تحقیق کے مطابق حضرت شمس الدین عارف باللہ سد سہاگ شبلیؒ خلیفہ موسیٰ سہاگ مرید و خلیفہ شاہ سکندر بودلہؒ کے ہیں۔ آپکا وصال یکم محرم ۸۶۵ھ میں ہوا۔

حاجی الحرمین حضرت سید عبدالقادر یوسف ثانی قادریؒ:

آپ حضرت سید شمس بہاء الدین عارف باللہ قادریؒ کے صاحبزادے ہیں اور اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید خلیفہ تھے ''تاریخ الحسینہ'' میں لکھا ہے کہ آپ شہر (محمد آباد) بیدر میں پیدا ہوئے اور والدین کے سایہ میں تعلیم و تربیت پائی، آپ پابند شریعت بزرگ علوم ظاہری و باطنی میں باکمال حیثیت رکھتے تھے اور اپنے وقت کے فقیہ اور واقف اسرار حقیقت تھے، بچپن میں اپنی ماں کے نانا خواجہ عماد الدین محمود گاواں کے مدرسہ میں ظاہری علوم کو مکمل کر کے باطنی علوم کی طرف رخ کو پھیرا گو کہ مرید و خلفیہ اپنے والد بزرگوار حضرت سید شمس الدین عارف باللہ کے ہوئے اور اپنے نانا حضرت سید من اللہ حسینی سے بھی فیوضات و برکات کو حاصل فرمایا اور خرقہ خواجگان چشت بھی حاصل کیا ابوالفیض بستان التواریخ میں لکھا ہے کہ خواجہ محمود گاواں نے اپنے ہونہار نواسے کو اپنے مدرسہ کا مہتمم بنا کر اس مدرسہ کی تولیت دے دی تھی۔

حضرت سید عبدالقادر یوسف ثانیؒ اپنے والد بزرگوار کے وصال فرمانے کے بعد اپنے اجداد کی سجادگی پر جلوس فرمایا اور تکمیل طالبان وتمیم ناقصاں کی طرف سرگرم ہو گئے ہزاروں بلکہ ان گنت لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کی اور اللہ کی طرف رجوع ہو گئے آپ کے والد ماجد کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ حماہ کی طرف تشریف لے گئے وہاں سے بغداد جا کر

اپنے جدامجد سیدنا غوث الاعظمؓ کی زیارت سے فارغ ہوئے جب آپ نے بغداد میں قیام فرمایا تو بغداد کے خاص وعام آپ کی نہایت عزت وتوقیر کرتے تھے، پھر آپ بہ زمانہ قاسم برید بیدر میں تشریف لائے اور تا وقت وصال بیدر ہی میں رہے، آپ کا وصال بیدر میں ۱۰ ربیع الاول ۹۱۰ھ میں ہوا۔

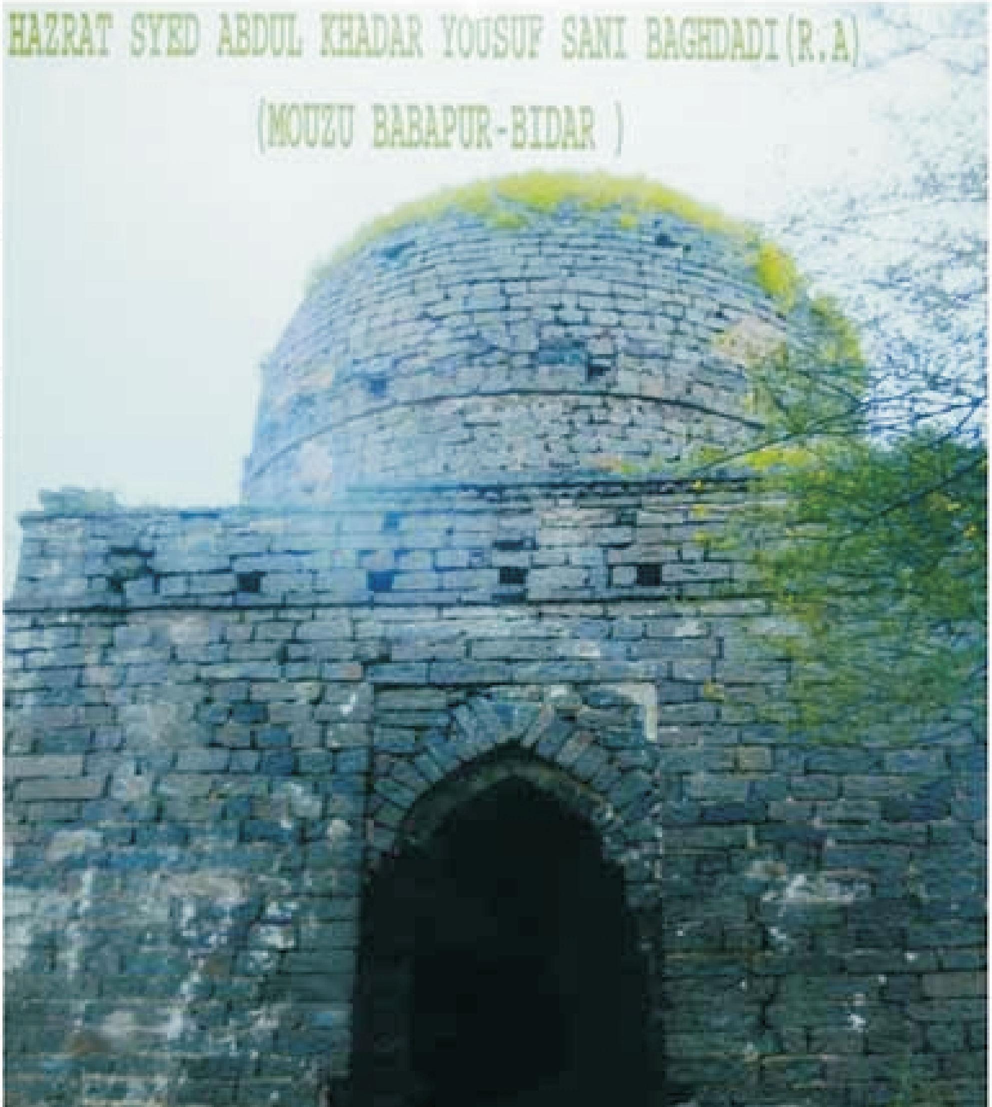

حضرت شیخ سید یوسف ثانیؒ کے دو زوجہ مبارکہ تھیں، پہلی زوجہ اپنے حقیقی ماموں حضرت اصغر اللہ حسینیؒ کی صاحبزادی تھیں، دوم زوجہ مبارک حضرت سید شاہ رفیع الدین قادریؒ (شیخ پیٹ گار کی ٹیکری، حیدرآباد) جو سبعہ قادریہ میں سے ہیں ان کی صاحبزادی تھیں، حضرت سیدنا یوسف ثانیؒ کو دوسری زوجہ مبارکہ سے دو صاحبزادے تولد ہوئے بڑے صاحبزادے (۱) حضرت سید بدرالدین بدر عالم حبیب اللہ قادری بیدر (۲) حضرت سید شرف الدین نعمت اللہ قادریؒ

نوٹ: ان بزرگوں کے تفصیلی حالات کے متعلق ومعلومات کے لئے مؤلف کی کتاب ''سبعہ قادریہ دکن'' ضرور دیکھے۔

حضرت سیدنا بدر الدین بدر عالم حبیب اللہ قادریؒ:

آپ حضرت سید عبد القادر یوسف قادریؒ کے صاجزادے اور اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید وخلیفہ دتھے مختلف راویوں نے دو الگ الگ جگہ پر آپ کی نشاندہی کی ہے، آپ بیدر ہی میں تولد ہوئے اور اپنے والد ماجد سے ہی علم ظاہر اور علم باطن کی تربیت لی والد بزرگ کے وصال کے بعد اپنے والد کے جانشین ہوئے آپ مشہور عارف باللہ تھے، آپ کے زمانہ میں بیدر علوم وفنون کا مرکز تھا ہر قسم کے علماء فضلاء وشعرا موجود تھے، آپ نے اپنے ہی خانقاہ میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا جہاں پر آپ شب وروز رشد وہدایت میں گزارتے تھے بیدر کے علماء ومشائخ آپ کا بڑا احترام کرتے تھے اور ہر وقت علوم وفنون اور اسرار وحقیقت کے مشکل مسائل آپ ہی سے حل کرتے تھے، آپ صاحب کشفت وکرامات بزرگ تھے۔

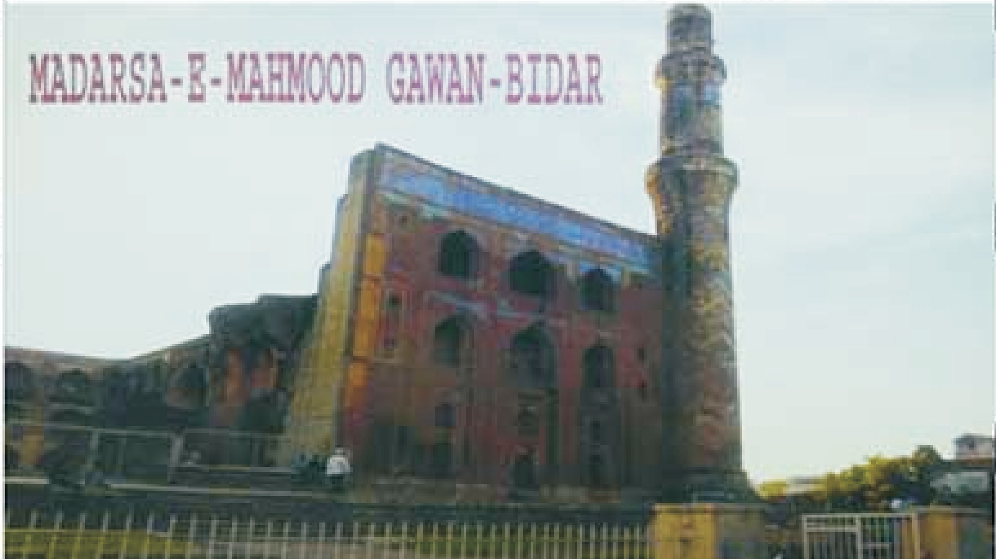

آپ کا وصال شہر بیدر میں ۲۹ ؍ ربیع الثانی ۹۸۰ھ کو ہوا آپ کا مزار منگل پیٹ میں قریب دواخانہ مشین (......) واقع ہے آپ کی درگاہ بڑے پیر کی درگاہ سے مشہور ہے چونکہ آپ بڑے پیر حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؓ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت سید مرتضٰی قادری مصنف ''معشوق الٰہی'' آپ کی مزار واصل گنج (گاندھی گنج) کے نزدیک کلبائین اور کالی مسجد کے قریب چدری روڈ پر بتلاتے ہیں۔

اولاد: حضرت سیدنا بدر الدین بدر عالم حبیب اللہ قادری کے تین صاحبزادے اور ایک دختر نیک تھیں۔

(۱) میراں سید شاہ ابوالحسن قادری المعروف جگت گرو (بیجاپور) (۲) حضرت سید شاہ مصطفٰی قادریؒ معشوق الٰہی (۳) حضرت میراں سید شاہ قاسم قادری

حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادری ''جگت گرو'':

آپ حضرت سیدنا بدر الدین بدر عالم حبیب اللہ شاہ قادریؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت بیدر ہی میں ہوئی اپنے والد ماجد سے ہی آپ کی تعلیم وتربیت نشوونما ہوئی، اپنے والد بزرگوار ہی کے مرید وخلیفہ تھے سلطان ابراہیم عادل شاہ کے زمانے میں شہر بیدر سے بیجاپور تشریف لائے، اس زمانہ میں اجے پال جوگی اشد کافر تھا اور سلطان ابراہیم عادل شاہ کو اس جوگی سے بے حد محبت اور عقیدت تھی، روزآنہ وہ اس جوگی کے پاس آیا جایا کرتا تھا، جب حضرت میراں ابوالحسن قادریؒ بیجاپور میں وارد ہوئے تو لوگوں نے آپ حضرت سے عرض کیا کہ آپ کے اس شہر میں ہوتے ہوئے یہ اچھا نہیں ہے بادشاہ اسلام کی ایک جوگی کے پاس آمد ورفت ہوتی رہے، آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے

ہو کہ سلطان اس جوگی سے دور ہوجائے اور فقیر کی خدمت میں آجائے، لوگوں نے کہا بے شک ہم یہی چاہتے ہیں یہ سن کر آپ نے ان سے فرمایا کہ کالاوں دیوار پر سے ایک ٹھیکری لے آؤ۔جب ٹھیکری آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے دست مبارک سے اس پر ایک نقش لکھا اور آپ نے ایک خادم کو دیکر فرمایا کہ جب سلطان اس جوگی کے پاس جانے لگا تو تم راستہ میں یہ نقش اس کو دکھلاؤ، خادم نے ایسا ہی کیا کہتے ہیں کہ معا سلطان کا دل اس جوگی سے برگشتہ ہوگیا اور اس نے سواری پلٹائی اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کو روانہ ہوگیا، خادم نے یہ خوش خبری حضرت کو سنائی، اس اثناء میں سلطان وہاں پہنچ گیا، آپ کے دیدار سے مشرف ہونے کے بعد اس نے ایام گزشتہ پر شرمندگی کا اظہار کیا اور توبہ واستغفار کی جب جوگی نے دیکھا کہ سلطان جس کا روزآنہ کا معمول تھا کہ اُس کی خدمت میں آئے تین دن سے غیر حاضر ہے تو سلطان کا حال دریافت کرنے دربار شاہی کو روانہ ہوا ادھر سلطان کو جوگی کے آنے کی خبر ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ جوگی کو دربار میں آنے نہ دیا جائے یہ سن کر جوگی نے عرض کیا کہ میں بادشاہ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں چنانچہ اجازت ملنے پر وہ سلطان کے پاس گیا اس جوگی کو معلوم ہوچکا تھا کہ سلطان بزرگ کی وجہ سے مجھ سے روگردان ہوگیا ہے، چنانچہ اس نے کہا کہ اے بادشاہ اس شہر میں بے شمار جادوگر ہیں ہوسکتا ہیکہ کسی نے آپ پر جادوں کردیا ہو بادشاہ نے کہا، اے ملعون ایسا نہ کہہ کیوں کہ حضرت اپنے وقت کے

ولی اللہ ہیں یہ سن کر جوگی نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو میرے ساتھ چلئے ہم دونوں اس بزرگ کے پاس چلیں گے، ان کا امتحان یہ ہوگا کہا کہ اگر وہ اللہ والی ہیں تو اس اثنا میں بارش ہوگی جس کا ایک خطرہ دودھ کا ہوگا اور ایک قطرہ خالص پانی کا ہو۔اور جب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں تو آپ کے سامنے مٹی کے پیالوں میں دودھ بھرا ہوا رہے اگر یہ آپ کی کرامت نظر آئے تو یقین ہو جائیگا کہ آپ اللہ کے ولی برحق ہیں، سن کر سلطان نے کہا یہ آپ حضرت کے لئے ایک ادنے کرامت ہوگی۔

الغرض سلطان اور جوگی حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے سامنے دودھ سے بھرے پیالے رکھے ہوئے ہیں، اس اثناء راہ میں جوگی کی حسب خواہش بارش ہوئی اور جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ پس وہ جوگی حضرت کا معتقد ہوگیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا، سلطان کو بھی آپ کی اس کرامت کو دیکھنے سے آپ اعتمادِ کلّی پیدا ہوئی، اور یہی بات حضرت شیخ سید میراں شاہ ابوالحسن قادریؒ کی بیجاپور میں سکونت کا باعث ہوا۔

رسالہ مکاشفہ میں ہے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا نکاح حضرت سید شاہ عبداللہ قادری خلف حضرت سیدنا عبداللطیف قادری لاابالیؒ (کرنول) سے ہوا اور آپ نے اپنے خسر محترم سے خرقہ تبرک بھی حاصل فرمایا تھا۔

حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادری کا مزار مبارک بیجاپور کے قلعہ

کے باہر علی پور دروازے کے مشرقی جانب کچھ فاصلہ پر ہے مزار مبارک پر چوکھنڈی بنی ہوئی ہے، آپ کا وصال ۱۴؍ربیع الثانی ۱۰۴۵ھ کو ہوا۔

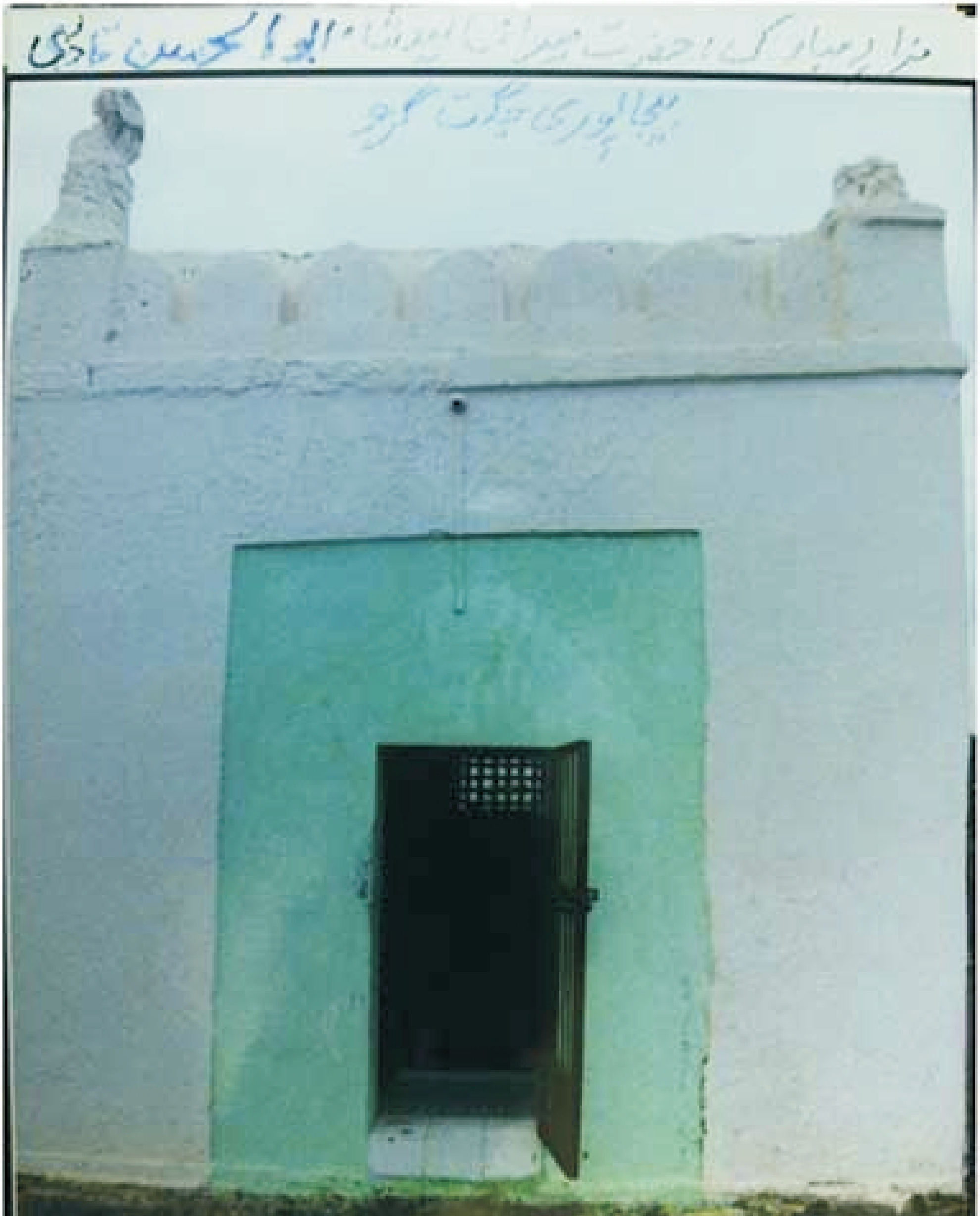

''معشوق الہی'' کی روایت ہے کہ آپ کے نانا حضرت شیخ ابراہیم جی قادری ملتانیؒ بن حضرت شیخ شمس الدین محمد ملتانی قادری المعروف ملتانی بادشاہ (بیدر) ہے چنانچہ اسی بناء پر آپ حضرت سیدنا بدرالدین بدر عالم کے مزار چدری روڈ کلبائن پر بتلاتے ہیں یہ جگہ زمانہ دراز سے مخدوم جی باغ کا علاقہ تھا جسے حال ہی میں بیچ دیا گیا۔

حضرت سیدنا ابوالحسن قادریؒ کی زوجہ مبارکہ بی بی سلطان صاحبہ بنت محمد نبیرہ حضرت سید شاہ نعمت اللہ علی حسینی تھیں، آپ کے بطن مبارک سے ایک قول کے مطابق پانچ فرزند اور ایک قول کے مطابق سات فرزند اور دو دختران تھے۔

اولاد: فرزندان میں (۱) حضرت سید عبدالقادر قادریؒ (۲) حضرت سید نعمت اللہ قادری (۳) حضرت سید بدرالدین قادریؒ (۴) حضرت سید ابوالقاسم قادریؒ (۵) سید محمد قادری، اور جنہوں نے سات صاحبزادگان بتلائیں ان میں سے ایک حضرت سید عبدالمنان قادریؒ (اجین) ہیں، جس کی چوتھی پشت کے پوتے حضرت سید حبیب اللہ قادری تخت نشین مستعد پورہ، کاروان ساہو، آپ کی درگاہ شریف مشہور ہے، آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے حضرت سید شاہ ابوالحسن قادریؒ بن حضرت سید عبدالمنان قادریؒ حضرت میراں سید اکبر محمد قادریؒ (جنیر) حضرت میراں سید شاہ پیر محمد قادری (تجاور) حضرت میراں سید شاہ محمد حبیب اللہ قادری تخت نشینؒ (حیدرآباد)

حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادریؒ جگت گرو بیجاپور کے ساتھویں فرزند حضرت میراں سید ابوصالح قادریؒ ہیں جن سے یہ سلسلہ قادریہ قدرتیہ جاری ہے، حضرت میراں سید ابوصالح قادریؒ دسویں پشت کے پوتے حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر صفدر قادریؒ ہیں جن کی درگاہ شریف حسینی علم روڈ حیدرآباد لب سڑک پر ہے، آپ حضرت میراں سید علی بادشاہ قادریؒ بن سید علی حسین شاہ قادریؒ بن حضرت سید شاہ قطب الدین قادریؒ بن سید شاہ لعل قادریؒ بن سید غلام محی الدین قادری بن سید صالح جنوبی قادریؒ بن حضرت سید شاہ علی اکبر قادریؒ بن حضرت سید شاہ محمد قادریؒ بن حضرت سید ابوصالح قادریؒ بن حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادریؒ ''جگت گرو'' بیجاپور کے ہیں

مزار مبارک حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادریؒ

ان تمام بزرگان کا نام شجرہ عالیہ قادریہ قدرتیہ میں ہے۔

حضرت میراں سید شاہ ابو صالح حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ محمد حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ علی اکبر حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ صالح جنوبی حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ لعل حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ قطب الدین حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ علی حسین حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ علی بادشاہ حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ حبیب جیلانی حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین ثانی حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ غلام غوث حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ قدرت اللہ حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت سید شاہ دستگیر علی حسنی الحسینی قادریؒ

(موجودہ سجادہ بزرگوار)

جگر گوشۂ حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیرؓ

حضرت سید علی بادشاہ قادریؒ

کا مزار مبارک دائرہ میر مومن اولیاء میں شاہ چراغ شاہ دہلوی کے سرہانے چند گز کے فاصلے چبوترے پر واقع ہے وصال کے کچھ عرصہ بعد وہاں کچھ لوگ زمین کھود رہے تھے آپ کی مزار مبارک کی کڑی پتھر کی ہٹ گئی تو دیکھا گیا کہ آپ کا کفن جیسے کا ویسا تھا مزار مبارک کے اندر سے مشک وعنبر کی خوشبو آرہی ہے لوگ جمع ہونا شروع ہوئے اس کی اطلاع نواب ناصر الدولہ آصف جاہ چہارم کو ہوئی وہ حیران وششدر ہو کر کہنے لگے کہ ہاں ایسا ہے تب آپ نے عرس مبارک کے لئے اشرفیاں مقرر کر دئے تھے۔ آج بھی لوگ مزار مبارک پر حاضری دیے ہیں اور فیض پاتے ہیں

حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر صفدر قادریؒ

حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر صفدر قادریؒ کے مرید جناب نواب افضل الدولہ و بہن مارو بیگم اکثر اوقات جناب نواب افضل الدولہ آصف جاہ پنجم پیر مرشد کے پاس حاضر ہوتے اور دعا کے لئے عرض کرتے تحفہ میں اشرافیاں اور جام پیش کرتے پیر و مرشد کو جام مرغوب تھا جام چا قو پیش کرتے سرکار آپ تھوڑا استعمال کر کے لب لگا کر دیجئے حضرت پیر و مرشد تھوڑا جام کھا کر دیدتے باقی جام آصف جاہ پنجم نواب افضل الدولہ کھالیتے ، افضل الدولہ کو اولاد نرینہ نہیں تھیں اولاد نرینہ کے لئے تشریف لائے اور عرض کیا حضور اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمائے پیر و مرشد نے پٹھ پر ہات مار کر فرمایا کہ اسی سال ترے کو لڑکا تولد ہوگا میں نے اللہ تعالیٰ سے منظوری لے لی ہے اسی سال افضل الدولہ کو فرزند صالح تولد ہوئے جس کا نام نواب میر محبوب علی بادشاہ آصف جاہ ششم ہے جس کا مزار مکہ مسجد کے حوض کے بائیں جانب واقع ہے جب محبوب علی بادشاہ تولد ہوئے پیر و مرشد حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری قبلہ کے گود میں ہیرے جواہرات کا بچہ بنوا کر نذرانہ کے طور پر پیش کیا تھا۔

جب پیر و مرشد حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری دقبلہ کا وصال ہوا افضل الدولہ کی بہن مارو بیگم صاحبہ مریدہ نے کہا کہ پیر و مرشد بغیر کلمہ طیب پڑھے وصال کر گئے فورا آپ نے منہ پر سے چادر ہٹائے اور فرمایا کون بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے پھر آپ کی روح مبارک پرواز ہوگئی۔

islamicvector.com

چوکھنڈی مبارک حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر و صفدر قادریؒ

مارو بیگم صاحبہ بہن افضل الدولہ نے کہا کہ پیر و مرشد کی شان میں گستاخی ہوگئی معاف فرما دیجئے کہہ کر زار و قطار روتیں سر کے بال لوچ لیتی اور دیوار سے ٹکراتی ہیں اور کہتی جاتی تھیں کہ مجھے معاف فرما دیجئے حضرت پیر و مرشد کی زندگی میں جناب افضل الدولہ ۹ موضعات زمین کے ڈاکومنٹس نذر پیش کی تو آپ نے فرمایا میاں فقیر کو اس کی کیا ضرورت ہے اللہ کافی ہے۔

افضل الدولہ نے جاگیر کے کاغذات آپ کی مسند کے پیچھے رکھ دئے ان کاغذات میں لکھا تھا کہ جاگیر تا شمس و قمر قائم رہیں گی ان چیزوں سے کیا غرض وہ اللہ کی ذات میں فنا ہوگئے تھے وہ فنافی اللہ باقی باللہ ہیں۔

حضرت سید حبیب اللہ جیلانی شاہ حیدر صفدر قادری قلبہؒ کا مزار مبارک حسینی علم روڈ لب سڑک واقع ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے مزار

مبارک سے پہلے بہت بلند ہرے رنگ کا دروازہ ہے۔

حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری، سید غلام محی الدین شاہ قادری، گیارھویں پشت کے پوتے ہوتے ہیں، حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری بیجاپوری جگت گرو سے۔۔۔

مزار مبارک حضرت سید حبیب جیانی شاہ حیدر وصفدر قادریؒ

حضرت سید غلام محی الدین شاہ قادریؒ کے پاس ٹیکمال سے ایک بزرگ اکثر علم تصوف کے بارے میں آتے ایک مرتبہ ضاہری باطنی علم کے صلاح ومشورہ کے بعد انہوں نے کہا حضرت میرے پاس دست غیب ہے آپ نے فرمایا نہیں چاہیے اور جبھہ میں ہاتھ ڈالے اور روپے نکال کر دیے حالانکہ جیب میں روپے نہیں تھے وہ ٹیکمل بزرگ حیران وشدر ہو گئے تھے پھر دست غیب کے بارے میں نہیں کہا آپ بہت متقی وپرہیزگار تھے۔

آپ جس پر نظر ڈالتے اس کا دل روشن ہو جاتا آپ نے اپنے فرزند حضرت سید یوسف علی شاہ قادری پر نظر ڈالی اور کہا کلمہ طیبہ کا ذکر کرو آپ نے ذکر کرنا شروع کر دیا آپ کا دل روشن ہو گیا اور آپ کا کھانا پانی چھوٹ گیا آپ کی اہلیہ نے عرض کیا کہ صاحب بچہ کھانا پانی چھوڑ دیا آپ نے فرمایا ہاں پھر فرزند نے کھانا تھوا ڑا تھورا شروع کیا، آپ کے فرزند سید امیر علی شاہ قادری بہت بیمار رہتے تھے آپ نے دعا فرمائی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچہ کو صحت عطا کیجئے جیسا ہی آپ نے دعا کیا اسی وقت آپ صحت یاب ہو گئے، جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشکل تر مشکل کام کے آسانی کیلئے التجا و معروضہ رکھتے تھے تو وہ کام آسان ہو جاتا تھا۔

حضرت سید غلام محی الدین شاہ قادریؒ کا وصال ۷/ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ بروز پنجشنبہ ہوا بروز جمعہ ۸/ ذیقعدہ کو آپ کی تدفین عمل آئی ہے، آپ کا مزار مبارک حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر و صفدر قادری کی چوکھنڈی کے بازو مغرب کی جانب ہے۔

حضرت سید غلام غوث شاہ قادریؒ درگاہ حضرت خواجہ حسین شاہ ولی کے پاس کے جنگل سے گذر رہے تھے ایک شخص آپ کو دیکھ کر عرض کرنے لگا کہ میں بہت مایوس ہو گیا ہوں آپ ہماری مدد فرمایئے لڑکیوں کی شادی کیلئے دعا فرمائے آپ نے فرمایا اللہ مددگار ہے وہ حاجت مند جنگل میں چھوٹی بگونی میں کھانا پکا رہا تھا آپ نے فرمایا میاں سامنے جو جھاڑ دکھ رہا ہے اس

کی ڈالی لاکر بگونی میں ہلا ڈالو، وحاجت مند جھاڑ کی ڈالی لاکر ہلا دیا وہ بگونی سونے کی ہوگئی، حضرت نے فرمایا اللہ نے تمہاری حاجت روائی فرمادی لڑکیوں کی شادی کر ڈالو وہ شخص خوش خوش لوٹ گیا دوسرے دن ویسی ہی ایک جھوٹی بگونی میں کھانا پکانے لگا اور وہی جھاڑ کی ڈالی لاکر ہلایا تو وہ سونا نہیں ہوئی وہ اللہ والوں کی زبان سے کہی ہوئی بات تھی بگونی سونا ہوگئی تھی۔

حضرت سید غلام غوث شاہ قادریؒ کا وصال بتاریخ ۲۲ ھ زالحجہ ۱۳۳۸ھ روز دوشنبہ کو ہوا، آپ کا مزار مبارک حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر وصدرؒ کی چوکھنڈی کے بازو مغرب کی جانب ہے۔

مزرات مبارکہ حضرت سید غلام محی الدین شاہ قادریؒ وحضرت سید غلام غوث شاہ قادریؒ

حضرت سید قدرت اللہ شاہ قادری حسنی و حسینی قبلہ صاحبؒ

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی والحسینی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جگر گوشۂ حضور سیدنا غوث الاعظمؒ والد سعید غلام غوث شاہ قادریؒ

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ آپ ۱۳۱۳ھ میں محلّہ احاطہ حضرت سید شاہ موسیٰ قادری موقوعہ اندرون پل قدیم حیدرآباد تولد ہوئے۔

حضرت قبلہ کے کامل ہونے کا ثبوت آمنہ بیگم صاحبہ جو ڈیفاڈل ہائی اسکول حیدرگوڑا کی پرنسپال حج بیت اللہ کے لئے گئیں انہوں نے مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معروضہ پیش کیا کہ یارسول اللہ صلی علیہ وسلم مجھے ایک کامل بزرگ سے ملائیں، اسی دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور خاتون سے فرمایا کہ حیدرآباد میں ایک قدرت اللہ نامی شخص ہے ملو جنکی آنکھیں بڑی ہیں اوران کے آنسو ہمیں بہت پسند ہیں چنانچہ حضرت قبلہؒ کے چہرہ پر حضور پرنور صلی الہ علیہ وسلم کے نور اقدس کے بارے میں ارشاد فرماتے وقت لالی پیدا ہوجاتی تھی اور پیشانی میں ایک خط نمودار ہوتا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے تھے چنانچہ یہ آنسو حضور پرنور آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے سرکار دو عالم کے فرمانے پر وہ خاتون تلاش کے بعد حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ سے ملیں اوراس واقعہ کا اظہار کیا۔

جناب سید علی الدین احمد صاحب قادری مرحوم (سابقہ ڈائرکٹر

سٹ ویں) ۱۹۹۰-۱۲-اکو آپ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ دوست محمد خان جاگیردار صاحب کے پاس حضرت پیر سید ابو نصر قادری الگیلانی صاحب قبلہ جو کہ حضرت پیر سید نجم الدین الگیلانی قادری قبلہؒ کے چچا ہوتے ہیں تشریف لائے اس وقت وہاں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا دیکھو یہ اللہ والے ایسے ہوتے ہیں۔

اختر میاں صاحب معتقد حضرت ممدوح ۱۵/۲۸/۱۹۸۴ء بروز اتوار اختر میاں صاحب نے دو واقعات کا اضہار کیا مکہ مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کئے نماز کے بعد لوگ حضرت قبلہؒ سے خطیب مکہ مسجد حاجی منیر الدین صاحب اور دوسرے لوگ مل رہے تھے اس وقت میرے والد عطاء اللہ صاحب جو بندہ نواز گیسو دراز کی رباعی پڑھ رہے تھے

یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر
بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر
بر درے درگاہ والا سائم اے آفتاب
خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

حضرت قبلہؒ میرے والد کے ساتھ مکان تشریف لائے والد صاحب نے میری والدہ کی علالت کی تفصیل بیان کی کہ پیر گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے اکڑ گئے ہیں کھل نہیں رہے، دواخانہ عثمانیہ سے لایا گیا ہے حضرت قبلہؒ نے فرمایا پڑھ کر پھونکوں تو والد صاحب نے عرض کیا ہاں تو حضرت قبلہؒ نے پڑھ

کر پھونکا صبح میں دیکھا گیا پیر بالکل ٹھیک ہوگئے اور چلنے پھرنے لگے۔

اختر میاں صاحب کہتے ہیں کہ میرے گردن یہ پھنسیاں ہوگئی تھیں ڈاکٹری علاج کروایا ٹھیک نہیں ہوا اس سے شدید جلن تکلیف تھی میں حضرت قبلہ سے عرض کیا حضرت قبلہؒ نے مجھے پڑھ کر پھونکا اور پانی پلائے صبح تک پھنسیاں ختم ہوگئیں اور جلن تکلیف دور ہوگئی۔

جناب سید فیاض علی صاحب قادری نقشبندی، ۲۳ رشوال ۱۴۲۱ھ بروز جمعہ منکھال میسرم میں سید اکرم علی قادریؒ کے سالانہ فاتحہ کے موقع پر سید فیاض علی نقشبندی یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی بیوی کو ایک لڑکی تولد ہوئی تولد ہوتے ہی دورے پڑنے شروع ہوگئے ڈاکٹر نے متنبہ کیا کہ لڑکی مرجائیگی سید فیاض علی صاحب قادری نقشبندی نے فوراً اپنے پیرومرشد حضرت سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ سے اس معاملہ کو رجوع کیا اس وقت حضرت قبلہ نے ڈاکٹر محمد محمود صدیقی قادری قدرتی کے مکان واقع بارکس میں رونق افروز تھے حضرت قبلہ نے ان صاحب کو دیکھتے ہی فرمایا کہ میاں بچی پیدا ہوئی مرجائیگی تب فیاض علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت قبلہ ایسا نہیں ہونا چاہے اپ دعا فرمائے حضرت قبلہ نے فرمایا جاؤ کچھ نہیں ہوگا حضرت قبلہؒ کے ان الفاظ کو سنکر یہ صاحب واپس دواخانہ آئے تو معلوم ہوا کہ دورے پڑنا ختم ہوگیا ہے یہ بچی کی پیدائش کے چوتھے یا پانچویں سال حضرت قبلہ کا وصال ہوگیا، وصال کے چند سال بعد اس بچی کا پیٹ بڑا ہوگیا تھا چلنا پھرنا دشوار ہوگیا

اور پیروں سے معزور ہوگئی۔

دیکھنے والے یہ کہتے تھے کہ اس بچی کا کیا ہوگا بچی کی والدہ کو حضرت قبلہؒ سے بے حد عقیدت ہے وہ انہوں نے حضرت قبلہ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور اس مسئلہ کے متعلق معروضہ پیش کیا اس بچی ریحانہ کی والدہ خواب میں دیکھتی ہیں کہ حضرت قبلہؒ تشریف لائے اور بچی کے پیروں پر لکڑی سے مار رہے ہیں دوسرے ہی دن بچی کے پیر اچھے ہوگئے اور وہ چلنے پھرنے لگی آج تک بھی الحمداللہ اچھی ہے۔

علی محمد خسرو صاحب سابق وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی جامعہ عثمانیہ کی تعمیر سے پہلے پورے یونیورسٹی کا علاقہ بنجر زمین اور جنگل ہی جنگل تھا یک بلند پایہ درویش نے بہت سے فقراء کے ساتھ وہاں پڑاوڈالا تھا، جنکا نام حبیب تھا نواب دستگیر نواز جنگ مرحوم ان بزرگ سے ملاقات کے لئے اپنے نواسہ ڈاکٹر خسرو سابق صدر شعبہ معاشیات دہلی یونیورسٹی اور حضرت قبلہ کو ساتھ لے کر قریب قریب مسافر بزرگ نے نواب صاحب سے کہا اب رات میں باہر نکلتے ہیں تو نواب صاحب نے حضرت کے اطراف اشارہ کر کے فرمایا بزرگ راتوں میں ایسے ہی مقامات کا انتخاب فرماتے ہیں مسافر بزرگ نے کہا نہیں ایسے مقامات پر دنیا والے رات میں گذارہ نہیں کر سکتے یہ کہنا تھا کہ حضرت پر ایک کیفیت طاری ہوئی حضرت نے اپنے ہاتھوں سے مسافر بزرگ کا ہاتھ پکڑ لیا اور چولھے کے قریب ہوئے اور اپنا ایک پیر بھڑکتے ہوئے آگ کے شعلوں میں رکھ دیا اور

فرمایا کہ حقیقت کا کوئی شئی کچھ بگاڑ نہیں سکتی، مسافر بزرگ اسی وقت حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے قدموں پر گڑ پڑے اور معذرت خواہ ہوئے۔

۲۳ رشوال ۱۴۲۱ھ بروز جمعہ سید اشرف علی صاحب قادری نقشبندی عرف چھوٹے بھائی نے میسرم میں مذکورہ واقعہ بیان کیا۔

جناب سید صابر علی صاحب قادری کی اہلیہ کو یکے بعد دیگر دو لڑکیاں تولد ہوئیں تو صابر صاحب بہت ہی ست ہو گئے ایک دن حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ ان کے گھر تشریف لے گئے تو صابر صاحب کی ساس صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت لڑکی تولد ہونیکی وجہ سے صابر میاں ست ہیں حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ نے فرمایا کہ اب چھ لڑکے ہونگے حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہوئے یعنی صاحب الحمدللہ چھ لڑکوں کے بھی والد ہوئے۔

مولانا ابرہیم خلیل الہاشمی صاحب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ کو زمانہ طالب علمی میں سر میں شدید درد رہا کرتا تھا حضرت مولانا ابوالوفاء قادری قبلہؒ نے حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری صاحب قبلہؒ سے فرمایا کہ حضرت اس بچہ کے سر میں شدید درد رہتا ہے کم نہیں ہوتا حضرت قبلہ نے فرمایا میاں عالم کے سر میں درد کیسا اس کے بعد سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہ نے پانی پڑھ کر بچہ کو پلانے کے لئے دئے پانی کے بعد سر درد ختم ہو گیا۔

۲۲ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ کو عرس شریف حضرت سیدنا معشوق ربانی قبلہ کے موقع پر بس میں ورنگل جارہے تھے اس میں حضرت مولانا سید حبیب اللہ قادری شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ المعروف رشید پاشاہ قادری قبلہؒ حضرت پیر سید دستگیر علی شاہ قادری مدظلہ العالی جانشین وسجادنشین حضرت قبلہ محمد جمال شاہ قادری صاحب بھی شامل تھے حضرت سید رشید پاشاہ صاحب قادری قبلہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ حضرت قبلہ انکے گھر رونق افروز تھے اور گھر کے تمام افراد ایک دعوت میں جانے کی تیاری میں مصروف تھے مولانا سید بدرالدین صاحب قادری جو کہ مولانا سید رشید پاشاہ صاحب قادری کے فرزند ہیں تیار نہیں ہورہے تھے جس پر حضرت قبلہؒ نے دریافت فرمایا یہ کیوں نہیں جارہے ہیں حضرت قبلہ کے استفسار پر بتلایا گیا ان کے سر میں شدید درد ہے، علاج کروایا گیا لیکن افاقہ نہیں ہوا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ادھر آؤ تب سید بدرالدین صاحب قادری حضرت قبلہ کے قریب آئے آپ نے انہیں لپٹا لیا اور فرمایا کہ جناب پیر مالک ہے فوراً سر کا درد کافور ہوگیا۔ یہ بھی اللہ والوں کے تصرف کی ایک جھلک ہے۔

ایک دفعہ ایک صاحب ایک نابینا کے ہمراہ حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے ہاں تشریف لائے اور ان سے دعا کرنے کا معروضہ کیا حضرت قبلہؒ نے نابینا صاحب کی آنکھوں پر دعا پڑھی اور دم کیا یکایک نابینا صاحب کی آنکھوں کی بینائی واپس آگئی۔

جناب ایم اے نعیم صاحب قادری کے مکان میں ایک رات حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ تشریف فرماتے تھے نعیم صاحب کی والدہ نعمت شریف ومنقبت سنارہی تھیں کہ چراغ میں تیل ختم ہوگیا ہے حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ پانی ڈال کر چراغ روشن کرو روشن ہو جائیگا حضرت قبلہؒ کے حکم کی تعمیل کی گئی چراغ روشن ہوگیا اور صبح تک جلتارہا اس طرح کا واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا اس واقع کو نعیم صاحب کی والدہ نے جمعۃ الوداع کے دن اپنے مکان جنگم میٹ میں بعد افطار بیان کیا۔

اس واقعہ کا اظہار مولانا قاضی خواجہ معین الدین صدیقی صاحب نے بتاریخ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ بروز اتوار گیارویں شریف کی دعوت میں کہا کہ حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کو اور حضرت سید پیر شاہ محی الدین قادریؒ المعروف مرشد پاشاہ صاحب میٹر چل لے کر گئے ان کے پاس چاندکی ۲۰ تاریخ کو سماع تھا ۱۹۶۳ء میں زیر سماع بیٹھے ہوئے تھے سماع چل رہا تھا بادل گھنے چھائے ہوئے تھے آس پاس بارش ہورہی تھی اس خط میں اس وقت بارش نہیں ہوئی اور کہا کہ اولیاء اللہ کا تصرف ایسا ہوتا ہے یہ واقعہ کا اظہار خالد انصاری i.A.S کے مکان جوبلی ہلز میں بہ موجودگی حضرت پیر سید دستگیر علی شاہ قادری موجودہ سجادہ صاحب وجانشین حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ۔

جناب سیٹھ عبدالستار عبدالغنی ACC سمنٹ والوں کے پاس ایک

بکری تھی جو نہ حاملہ تھی اور نہ اس نے پہلے کبھی بچہ دیا تھا، حضرت سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ نے اس بکری کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ بکری دودھ دیتی ہے تو سیٹھ صاحب نے کہا نہیں دوسرے روز سے بکری نے دودھ دینا شروع کیا۔

ایک مرتبہ حضرت قبلہؒ درگاہ حضرت یوسفین کے سجادہ صاحب کے مکان پر اچانک تشریف لے گئے وہاں پہلے سے گفتگو ہو رہی تھی کہ سید کی نشانی کیا ہے جب حضرت قبلہ وہاں پہونچے تو سجادہ صاحب اپنی نشست سے ہٹ کر حضرت کو بٹھلادے، اور مسلہ حضرت سے رجوع کیا گیا آپ نے فرمایا انگار لادو سانچے کوئلہ کی آگ ایک صحنک میں لائی گئی حضرت قبلہؒ نے فوراً اپنا پیر اس پر رکھ دیا بعد میں تمام حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ دیکھو یہ ہے سید کی نشانی تمام حاضرین متعجب ہوئے کہ آگ کا اثر آپ پر ذرا بھی نہ ہوا۔

جب مولوی سید عبدالقدیر صاحب کے فرزند سید نور علی پیدا ہوئے تو ڈاکٹروں نے کہا سر بہت نرم ہے سر میں پانی ہے نکالنا پڑے گا اور جینے کی کوئی امید نہیں ہے عبدالقدیر صاحب اور ان کی اہلیہ بچے کو حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادریؒ کے گود میں ڈالدیئے حضرت قبلہ نے کہا کیا ڈاکٹروں نے ایسا کہا ویسی کوئی بات نہیں سر پر ہاتھ پھرانا شروع کیا تب سے سر میں سختی ہونے لگی اور لڑکا ٹھیک ہوگیا اب وہ لڑکا جدہ میں ملازم ہے۔

آپ کے مرید سید اکرم علی صاحب قادری نکھال میسرم میں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ کی خدمت میں مصروف تھے ان کے والد نے

دیکھ کر ان سے کہا کہ کیسے آدمی کی خدمت کر رہا ہے اسی رات کو حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ ان کے خواب میں تشریف لائے اور فرمارہے ہیں کہ یہ ہمارا بچہ ہے (یعنی حضرت قبلہ) خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس مقام پر آئے جہاں حضرت قبلہؒ اور ان کے فرزند تھے اور اپنے فرزند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا حضرت قبلہؒ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کی خدمت کیا کرو اور یہ موصوف بھی خود حضرت قبلہؒ کے پاس باضابطہ آنے لگے، اس واقعے کا اظہار خود سید معصوم علی شاہ قادری صاحب المعروف ادریس میاں صاحب نے ۵/رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بروز جمعہ حضرت قبلہؒ کے جانشین سید شاہ دستگیر علی قادری مدظلہ العالی سے کیا اس موقع پر محمد یوسف قادری عرف بابومیاں اور ماسٹر احمد خان صاحب بھی موجود تھے۔

حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ محمد نعیم صاحب کے مکان جنگم میٹ میں موجود تھے نعت شریف ومنقبت پڑھی جارہی تھی اور حضرت قبلہؒ سماعت فرمارہے تھے کہ بارش ہونے لگی اور پانی چھت سے ٹپکنے لگا حضرت قبلہؒ نے نظر اٹھا کر دیکھا چھت کی جانب آپ کی توجہ خاص سے فوراً ٹپکا بند ہو گیا، اللہ والوں کی ایسی ہوتی ہے۔

مولانا محمد ریاض الدین صاحب (حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہؒ کے حقیقی چچازاد بھائی جو ورنگل میں رہتے تھے) کو شکر کا مرض لاحق تھا حضرت قبلہؒ کو قاضی محمد عطاء اللہ صاحب ان کے پاس لے گئے حضرت قبلہؒ

نے دیکھ کر کہا کہ سب کھاؤ پیوؤ کچھ نہیں ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا یعنی حضرت قبلہؒ کے ارشاد کے بعد وہ تندرست ہوگئے۔

عبدالمنان صاحب گھڑیال ساز پنج محلہ ۲۶/۳/۱۹۹۹ء بروز جمعہ نماز عصر عبدالمنان گھڑیال ساز پنج محلہ حضرت قبلہؒ کا ایک وقعہ بیان کئے،فرسٹ لانسر کے ایک گتہ دار صاحب کو کینسر کا مرض لاحق ہو گیا تھا ڈاکٹر یوسف مرزا جو عثمانیہ دواخانہ کے R.M.O تھے ان کا علاج چل رہا تھا انہوں نے کہا اس مرض میں جیتے نہیں مرجاتے ہیں تم چند روز کے مہمان ہو تلاش کے بعد حضرت قبلہؒ شاہ علی بنڈہ میں درگاہ حضرت سید حافظ عبداللہ شاہ ولی صاحب قبلہؒ میں موجود تھے حضرت قبلہؒ نے کہا کیا حال ہے گتہ دار نے کہا کہ حضرت دین ودنیا مل گئی،حضرت قبلہؒ نے تین مرتبہ فرمایا کہ دین ودنیا مل گئی میرے پاس دولت بھی اور حج بھی کر لیا ہوں حضرت قبلہؒ کا ان کے دل پر ہاتھ رکھنا ہی تھا کہ سر سے پیر تک پسینہ شروع ہوگیا اس کے بعد حضرت قبلہؒ نے پانی منگوایا اور پی کر تھوڑا پانی دیا اور کہا پی لو تب انہوں نے پی لیا اور چلے گئے پھر ایک مہینہ کے خیال آیا کہ ڈاکٹر یوسف مرزا سے جا کر بتلائیں گے انہوں نے گتہ دار کا ...... x-ray (یکسیرا) لیا تب وہ پریشان ہوگئے اور کہنے لگے کہ کونسے ڈاکٹر یا حکیم کا علاج کروائے ہم کو لیکر چلنا گتہ دار نے ہنس کر کہا کہ ڈاکٹر صاحب دعا کروایا ہوں تب ڈاکٹر صاحب نے کہا میں چلکر ملتا ہوں چنانچہ ڈاکٹر یوسف مرزا آکر حضرت قبلہؒ سے ملے اور انہوں نے بھی عرض کیا کہ ہمارے لئے

بھی دعا فرمایئے۔

پروفیسر عبدالستارک خاں صاحب نقشبندی قادری صاحب خلیفہ حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری مجدد محدث دکن رحمہ اللہ، پروفیسر صاحب کے مکان واقع سید علی چبوترا میں تقریب تھی بارش کے قوی امکانات تھے باورچی نے صاحب خانہ سے کہا کہ سامان اٹھا کر اندر لیجاؤ ایسے حالات میں پکوان ناممکن ہے تب پروفیسر صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ بارش ہونے سے تکلیف پیش آسکتی ہے بارش کے نہ ہونے کے لئے دعا فرمائے حضرت قبلہؒ نے آسمان کی طرف دائیں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اِدھر نہیں اُدھر پھر بائیں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اِدھر نہیں اُدھر آپ کے اس طرح فرمانے کے بعد ابر چھٹ گیا۔

حدیث شریف: اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام ولا جام والضراب والا ودیتھ ومنابت الشجر۔

ترجمہ: اللہ برسایئے آس پاس ہمارے اور ہمارے اوپر نہیں یا اللہ ٹیلوں اور ریگستانوں پر اور پہاڑوں پر نالوں پر اور درختوں پر۔

حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی الحسینی قبلہؒ فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے یہ کیفیت ہوئی۔

ڈاکٹر محمد محمود صدیقی صاحب مرحوم بہنوئی محمد زین العابدین شرفی صاحب مرحوم ایک بڑے گنڈ (پتھر) کے پاس کچھ نکال رہے تھے کی وہ پتھر ان کے اوپر آنے لگا وہ یہ سمجھے کہ اب وہ ختم ہوجائیں گے لیکن جب پتھر ان کے قریب آیا تو یہ

محسوس کیئے کہ کوئی طاقت اس کوروک رہی ہے تھوڑی دیر بعد جب وہ حضرت قبلہ کے پاس پہونچے، حضرت قبلہ نے فرمایا مرجاتے تھے نا اگر ہم اس کو نہیں روکتے۔

علا مہ الحاج حضرت سید ابوالوفاء قادری افغانی صاحب قبلہؒ سخت علیل ہوگئے تھے انقا کا مرض لاحق ہوگیا تھا جسم پھول گیا تھا بات چیت بہت کم کیا کرتے تھے آپ کے مریدین و معتقین سورہ انعام کا سات روز ختم کر رہے تھے ختم کے دن حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہ کو مدعو کیا گیا اور دعوت کا انتظام بھی تھا قاضی محمد عطاء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں مسجد چوک میں ذکر میں مشغول تھا کہ حضرت قبلہؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم بھی چلو اس وقت میرے اور مولانا سید ابوالوافاء صاحب قادری قبلہ کے تعلقات کشیدہ تھے لیکن حضرت قبلہؒ فرمائے کہ اگر تم نہیں چلے تو میں نہیں جاؤں گا حضرت قبلہؒ کے فرمانے پر میں حضرت قبلہؒ کے ساتھ مولانا سید ابوالوفاء قادریؒ کے گھر گیا مولانا سید ابوالوفاء قادری صاحبؒ نے اشارہ سے حضرت قبلہؒ پلنگ پر تشریف رکھنے کے لئے تین چار مرتبہ اشارہ کرنے کے بعد پروفیسر عبدالستار خان صاحب عرض کیئے کے آپ پلنگ پر تشریف رکھئے تب حضرت قبلہؒ تشریف فرمائے، مولانا سید ابوالوفاء قادری صاحبؒ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر حضرت قبلہؒ کے ہاتھ تھام لئے ہم سب لوگ دیکھ رہے تھے حضرت مولانا سید ابوالوفاء قادری صاحبؒ حضرت قبلہؒ ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ نے فرمایا کہ تمہارا منشاء وطن جا کر آنا ہے جا کر آئیں گے حج کو جانا ہے جا کر آئیں گے بچوں کا انتظام کرنا ہے انشاء اللہ ہو جائے گا، مفتی مخدوم بیگ صاحب قبلہ کے تین فرزندان (۱) مولانا ابو بکر ہاشمیؒ صاحب (مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ) (۲) ابراہیم خلیل ہاشمی صاحب (شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ) (۳) عمر فاروق ہاشمی صاحب (مصحح دائرۃ المعارف عثمانیہ) جن کی ابھی شادیاں نہیں ہوئی تھی اور نہ کہیں ملازمت ہوئی تھیں ان کے انتظامات پیش نظر تھیں حضرت قبلہؒ نے کہا ان تینوں کا انتظام بھی ہو جائیگا لہذا مولانا کو صحت بھی ہوگئی حج بھی کئے اور وطن بھی تشریف لے گئے اور بڑے لڑکے کی شادی ہوگئی اور دائرۃ المعارف عثمانیہ میں ملازم ہو گئے جن کا نام ابو بکر ہاشمی ہے ابراہیم خلیل ہاشمی صاحب کو جامعہ نظامیہ کی ملازمت ملی اور مفتی و شیخ الفقہ کا اعزاز ملا اور عمر فاروق ہاشمی مصحح دائرۃ المعارف ہو گئے۔

یہ شان کرامت ہے حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری قدس سرہ' کی کہ جس کو جس چیز کی ضرورت تھی اس سے سرفراز فرمایا۔ کرامۃ الاولیاء حقٌ،
ترجمہ: اولیاء کی کرامت حق ہے۔

ڈاکٹر جناب کریم الدین صاحب قادری چشتی کہتے ہیں کہ جناب نظام الدین صاحب مرزائی چشتی مرید حضرت خواجہ قطب الدین چشتی مرزائی عاشق سلطان علی چشتی مرزائی قلندری شاہ علی بندہ کی ہوٹل میں منشی تھے۔

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری صاحب قبلہؒ سے گزارش کرتے

تھے پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا ان کی عمر ۷۵ سال تھی حضرت قبلہؒ فرمائے تھے تمہاری شادی ہو جائیگی لہذا حضرت قبلہؒ کی دعاؤں کے اثر سے بعمر اسی (۸۰) سال میں شادی ہوگئی اور ایک بچے کے والد ہونے کے بعد انتقال ہوا، نظام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مقام پر کمرہ میں حضرت جلوہ افروز تھے قدم بوسی کیلئے نظام الدین صاحب وہاں پہونچے اور قدم بوسی کرکے وہاں بیٹھے رہے کچھ دیر کے بعد ایک عورت آئی اور کہنے لگی سرکار میرا لڑکا گزشتہ دس (۱۰) سال سے غائب ہے کسی نے آپ کا پتہ بتایا ہے تو آپ کی خدمت میں آئی ہوں حضرت قبلہؒ بہت تاخیر کے بعد وجد کے عالم میں دیوار سے بچے کو پکڑ کر عورت کے حوالہ کردیا اور تاکید کی جتنے لوگ بیٹھے ہیں وہ کسی سے اس واقعہ کا ذکر نہ کریں۔

اوتاد زمانی حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی و حسینی اسم بامسمی تھے۔

اس واقعہ کا اظہار ڈاکٹر جناب کریم الدین صاحب قادری چشتی عاشقی محمودی نے ۹/۲۵ ۲۰۱۲ء ۸/ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ بروز منگل ڈاکٹر صاحب اپنے گھر پر اشفاق حسین کو لکھا دیا تھا۔

(۱) حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ شاہ قادریؒ کا یہ واقعہ کا اظہار سید حسن قادری صاحب نے کیا کہ ایک مرتبہ حضرت قبلہؒ شاہ گنج میں نور جہاں بیگم اور علیم الدین صاحب کے مکان پر تشریف فرماں تھے۔ کہ ایک بیڈشیٹ والے نے آواز دی، نور جہاں نے ایک بیڈشیٹ لینے کے لئے علیم الدین صاحب کو کہا، حضرت قبلہؒ نے سن کر کہا کے سارے بیڈشیٹ لے لو، نور جہاں بیگم عرض کیا حضرت میرے پاس اتنی رقم نہیں ہیں کہ سارے بیڈشیٹ لے لوں، حضرت قبلہؒ اپنی جگاہ سے اُٹھے اور پاس ہی میں لگا ہوا نل کھول دئے جس کے نیچے ایک گنگال رکھا ہوا تھا جیسے ہی حضرت قبلہؒ نے نل کھولا یکا یک اُس نل سے نوٹ گرنے شروع ہو گئے حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ پیسے لو اور سارے بیڈشیٹ لے لو، چنانچہ نور جہاں بیگم نے سارے بیڈشیٹ لے لئے۔

(۲) یہ وقعہ خود علیم الدین صاحب کی زوجہ نور جہاں بیگم نے حضرت سید شاہ دستگیر علی قادری مدظلہ العالی سے عرض کیا۔ نور جہاں بیگم کہتی ہیں ہمارے یہاں حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ کا تقریباً ہر روز آنا جانا تھا۔ ایک روز میں نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا آپ کا ہمارے گھر تشریف لانے سے گھر میں رحمت، برکت، نورانیت بھر جاتی ہے۔ آپ کے بعد ہمارا کیسا ہو گا۔ حضرت قبلہؒ نے مسکرا کر فرمایا پریشان مت ہو ہم ہر روز آئنگے حضرت کا دنیا سے وصال فرمانے کے بعد ایسا ہی ہوا کے حضرت ہر روز گھر تشریف لاتے اور علیم الدین صاحب و نور جہاں بیگم سے گفتگو کرتے حضرت قبلہؒ نے نور جہاں بیگم سے تاکید کی تھی کہ اس واقعہ کا ذکر کسی سے نا کریں۔ کچھ عرصہ بعد نور جہاں بیگم نے پڑوس میں کسی سے کہہ دیا، اُس تاریخ سے حضرت قبلہؒ کا علیم الدین صاحب کے گھر تشریف لانا بند ہو گیا۔

تقریب خلافت وجانشینی:

حضرت سیدنا غوث اعظم دستگیر کی اس ارشاد کی زندہ نظیر حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ جو کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؓ نے ارشاد فرمایا میرا جانشین وہی ہوگا جو روشن ضمیر ہوگا، جو بلاشبہ دورِ حضر کی عظیم صوفی و بزرگ ہستی تھے، آپ کے بے شمار کرامات لاتعداد انسانوں کی زبانوں پر ہیں، حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ نے اپنے حقیقی بھانجہ وچچیرے بھتیجے حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری خلف حضرت سید امیر علی شاہ قادری کو ۲۶ ررجب المرجب ۱۳۸۹ھ روز پنجشنبہ بعد نماز مغرب خلافت سے سرفراز فرمایا اور رسم جانشینی بھی انجام دی گئی اس خوش گوار موقع پر حضرت علامہ سید شاہ عبدالباقی شطاریؒ حضرت سید شاہ سعدالدین محمد قادریؒ صاحب، سجادہ نشین درگاہ سید شاہ میراں حسینی قادری بغدادی لنگر حوض، حضرت شاہ حسینی میاں صاحب نقشبندی سجادہ نسین درگاہ حضرت سید شاہ سعداللہ شاہ نقشبندی، حضرت سید حبیب اللہ شاہ قادری الحاج مولانا حاجی محمد منیر الدین صاحب خطیب مکہ مسجد حضرت مولانا قاضی محمد عطاء اللہ صاحب نقشبندی قادری، مولوی سید جنید اللہ شاہ قادری سجادہ نشین درگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ ولی قادری، حضرت مولانا سید پیر شاہ محی الدین قادری المعروف مرشد پاشاہ صاحب مولانا سید حیدر الدین حسینی صاحب چشتی سجادنشین درگاہ حضرت سید شاہ راجو محمد

الحسینی قبلہؒ کے علاوہ دیگر ممتاز مشائخین عظام علماء کرام کی کثیر تعداد بھی موجود تھی آج بھی حضرت کے جانشین سے لوگ فیض حاصل کررہے ہیں۔

حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قبلہ نے بہ عمر (۸۰) سال دواخانہ عثمانیہ حیدرآباد میں بتاریخ ۲۴ / ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ م ۲۰ / دسمبر ۱۹۷۳ء بروز پنجشنبہ بوقت ساڑے آٹھ بجے صبح حوائج ضروریہ سے فراغت فرماکر بستر پر تشریف فرما ہوئے اور دودھ نوش فرمایا بعدازاں کلمہ شریف کا ورد فرماتے ہوئے بستر پر لیٹ گئے اور خدا حافظ فرماتے ہوئے داعی اجل کو لبیک فرماتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ مسجد چوک میں حضرت علامہ مولانا سید ابوالوفاء قادری افغانیؒ نے پڑھائی جس میں علماء و مشائخین، مریدین ومعتقدین کی کثیر تعداد نے شرکت کی حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کی تدفین احاطہ درگاہ حضرت قطب الاقطاب سید شاہ راجو محمد محمد الحسینی صاحب قبلہ فتح دروازہ مصری گنج حیدرآباد عمل میں آئی جو زیارت گاہ خاص و عام ہے زائرین بلا مذہب وملت حاضر آستانہ ہوکر فیضیاب ہورہے ہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ الحسینی واالحسینی قدس سرہ العزیز کے موجودہ جانشین وسجادہ نشین حضرت پیر سید دستگیر علی شاہ قادری حسنی الحسینی مدظلہ العالی ہیں)

منتخب جانشین وسجادہ نشین سید شاہ میراں حسینی قادری

طوالمعرہ ’’ المعروف سید قدرت پاشاہ قادری ہیں ‘‘۔ خلف حضرت سجادنشین

اسمائے گرامی سجادہ نشین صاحب قبلہ وخلفائے کرام

حضرت سید قدرت اللہ شاہ قادریؒ قدس اللہ سرہٗ

۱) حضرت سید شاہ دستگیر علی شاہ قادری صاحب قبلہ	جانشین وسجادہ نشین
۲) حضرت سید جنید اللہ شاہ قادریؒ (سجادہ نشین حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ قادری صاحبؒ)	خلیفہ
۳) حضرت محمد عطاء اللہ شاہ قادری صاحبؒ	خلیفہ
۴) حضرت محمد جمال شاہ قادری صاحبؒ	خلیفہ
۵) حضرت محمد فیض اللہ شاہ قادری صاحبؒ (سجادہ نشین حضرت سید شاہ سعاد اللہ شاہ نقشبندیؒ)	خلیفہ
۶) حضرت مولانا احمد حسین صدیقی قادری صاحب قبلہ	خلیفہ

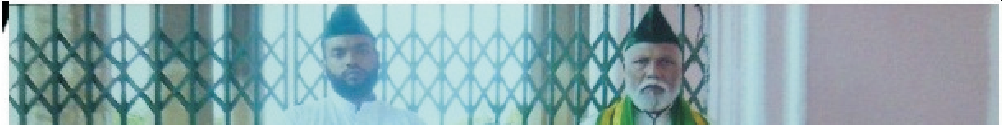

مزار مبارک حضرت سید شاہ قدرت اللہ شاہ قادریؒ قدس سرہٗ

islamicvector.com

پیر طریقت حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری صاحب قبلہ مدظلہ

نامزد سجادہ نشین صاحب قبلہ

جناب الحاج سید شاہ میراں حسینی القادری
المعروف قدرت پاشاہ صاحب قبلہ

پیر طریقت مرشدی و مولائی حضرت سید دستگیر علی شاہ صاحب قبلہ مدظلہٗ العالے کے نامزد سجادہ نشین صاحب قبلہ و خلفائے کرام کے اسمائے گرامی

جناب الحاج سید شاہ میراں حسینی القادری المعروف قدرت پاشاہ صاحب قبلہ (نامزد سجادہ نشین صاحب قبلہ)

جناب سید شاہ عبدالحسن قادری معروف غوث پاشاہ صاحب (خلیفہ)

جناب الحاج محمد افضل حسین صاحب قادری (خلیفہ)

جناب مخدوم محی الدین عرف جیلانی میاں قادری صاحب (خلیفہ)

جناب الحاج محمود صدیقی قادری قدرتی صاحب مرحوم (خلیفہ)

جناب محمد نظام الدین قادری صاحب مرحوم (خلیفہ)

جناب سعید احمد خاں قادری صاحب مرحوم (خلیفہ)

جناب سید محمد فیصل علی شاہ قادری صاحب (خلیفہ)

جناب محمد یوسف قادری صاحب عرف بابو بھائی مرحوم (خلیفہ)

جناب محمد ثناء اللہ حقانی صاحب (خلیفہ)

جناب قاضی محمد لطف اللہ صمدانی صاحب (خلیفہ)

جناب محمد رضوان اللہ یزدانی صاحب (خلیفہ)

جناب حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی صاحب (خلیفہ)

جناب سید اشفاق حسین قادری صاحب (خلیفہ)

جناب محمد احمد خاں صاحب قادری (خلیفہ)

islamicoofor.com

جناب محمد فضل الرحمٰن قادری قدرتی صاحب (خلیفہ)

جناب محمد اسمٰعیل صدیقی قادری قدرتی صاحب (خلیفہ)

جناب محمد خالد انصاری قادری قدرتی صاحب (آئی اے ایس) (خلیفہ)

جناب میر اکبر علی قادری صاحب (خلیفہ)

استاذ القراء جناب قادری الحاج شیخ ابراہیم قادری قدرتی صاحب مرحوم (خلیفہ)

جناب محمد اکبر حسین صدیقی قادری قدرتی المعروف وقار شاہ صاحب مرحوم (خلیفہ)

جناب خواجہ حسن شریف قادری قدرتی صاحب مرحوم (خلیفہ)

جناب محمد عمران شریف قادری صاحب (خلیفہ)

جناب محمد امجد قادری صاحب (خلیفہ)

جناب حافظ حسّان محی الدین خان قادری صاحب (خلیفہ)

جناب خواجہ معین الحسن قادری صاحب المعروف وسیم بابا (خلیفہ)

islamicvector.com